''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کے دو گروہوں کو اللہ نے آگ سے بچا لیا ہے؛ ایک وہ گروہ جو ہند میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگا''

﴿نسائی؛3175﴾

حزب الاحرار کا علمی، عسکری اور سیاسی ترجمان

ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ بمطابق: اگست 2018

شمارہ نمبر : 1

فہرست

Al Ahrar

سینٹرل میڈیا کمیشن (الاحرار میڈیا)

اعلامی کمیشن حزب الاحرار

اداریہ

مجلہ غزوہ ہند کا عزم!

مجلہ غزوہ ہند جہاد پاکستان کی صحیح اور حقیقی ترجمانی کا عزم رکھتا ہے، ہر قسم کے مصائب اور چاروں جوانب سے رکاوٹوں کے باوجود مجاہدین پاکستان کی آواز اور حالات سے آپکو واقف رکھنے کیلئے ہر وقت تیار اور بے تاب رہیگا، جہاد بالقلم کے فریضے کو اہم فریضہ سمجھتے ہوئے کسی بھی خدمت کیلئے ہر وقت بیدار وبیتاب رہنے والے مجاہدین آپکو اس مجلے کے ذریعے دشمنان اسلام کے نقصانات اور ناکامیوں سے آگاہ کرتے رہینگے، مجاہدین کے محاذوں سے لیکر دفاتر تک میں گزرنے والے شب و روز کس طرح گزرتے ہیں، آپکو مجلہ غزوۂ ہند بتائے گا۔ان شاءاللہ

یہ کہاوت اب دل میں راہیں کرگئ ہے کہ دور حاضر میں ستر فیصد سے زائد جہاد میڈیا کے ذریعے کیا جارہا ہے اور اس میں دشمن کو وہ پس پردہ تلفات اٹھانے پڑرہے ہیں جو کبھی کبھی ان سے ظاہری نقصانات کو بھلادیتے ہیں اور وہ اس ظاہری نقصان کے ازالے کو چھوڑکر اعلامی مجاہدین کے ہاتھوں پہنچائے جانے والے نقصان کا ازالہ کرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں اور یہ کوئی سنی کہی باتیں نہیں بلکہ آنکھوں دیکھا حال ہے، اور ایک اہم بات یہ ہے کہ ہمارے دشمن نے جتنے لوگوں کو جنگی مشاورتوں میں مصروف کیے رکھا ہے اس سے کئ گنا زیادہ انہوں نے جہاد بالقلم کے حامل مجاہدین کے مقابلے میں بٹھائے ہوئے ہیں اور وہ اپنی اسلام دشمنی اس میں بروئے کار لائے ہوئے ہیں، مجلہ غزوۂ ہند بھی جہاد کے اس اہم شعبے کا ایک حصہ ہے اور الحمدللہ ایک نئے عزم کیساتھ جہاد پاکستان کے پرچار اور مجاہدین پاکستان کی نصرت کیلئے کوشاں ہے اور ہمہ وقت قلمی دشمن کے نشانے اور اسکی تاک میں بیٹھے ہیں۔ان شاءاللہ

مجلہ غزوۂ ہند بلا تفریق اور مسلکی اختلافات سے ہٹ کر اپنے قارئین کو صرف اور صرف جہاد پاکستان کی طرف مائل کریگا، کسی بھی جہادی یا کسی اور اسلامی تنظیم کیلئے ایسے الفاظ کا استعمال قطعاً نہیں کریگا جس سے مجاہدین کے دلوں کو تکلیف پہنچے اور وہ مجاہدین کے درمیان اختلاف کا باعث بنے، آپکا فرض بنتا ہے کہ آپ جہاد پاکستان کی اس عظیم خدمت میں مجاہدین کا ساتھ دیں اور انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اک نظر، ابن قاسم پر!

چوبیس اپریل، عصر کے وقت صوبہ بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں احرار استشہادی نے ایک حملہ سرانجام دیا، اور وہیں سے آپریشن ابن قاسم شروع ہوا، اسی روز اسی شہر میں ایئرپورٹ روڈ پر پولیس گاڑی استشہادی جیکٹ کی خوراک بنی، تین مئ کو ایک احراری مجاہد نے دشمنان اسلام کیلئے کام کرنے والے واہ کینٹ کے ملازمین کی دھجیاں اڑائیں اور اسی ماہ کی سترہ تاریخ کو صوبہ خیبرپختونخوا کے ضلع نوشہرہ میں ایک اور استشہادی مجاہد نے ایک فوجی گاڑی کو دوران گشت بارودی جیکٹ کا نشانہ بنایا، اگلے ہی ماہ دو تاریخ کو ضلع دیر سے تعلق رکھنے والے ایک اور جانباز نے کراچی میں سندھ رینجرز کی دھجیاں اڑائیں اور یوں ان تمام حملوں میں ناپاک فوج ودیگر اداروں کے درجنوں اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور دشمن حواس باختہ ہوا۔

اسکے علاوہ اس آپریشن کے دوران مہمند، باجوڑ، شمالی وزیرستان، بنوں و دیگر علاقوں میں احرار شاہینوں نے دشمن کو دھول چٹائی اور متعدد حملے سرانجام دیئے اور ایک اندازے کے مطابق سو سے زائد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے لیکن جانبدار و دجالی میڈیا کا منفی وبیکار کردار کہ وہ کچھ کہنے سے قاصر ہے، واضح رہے کہ آپریشن ابن قاسم کی پالیسی دیگر آپریشنز سے یکسر مختلف ہے اور وہ یہ کہ تیزی سے جنگ بلکل بھی نہیں کرنی بلکہ دشمن کو بھٹکانے اور انہیں حیران رکھنے کی خاطر مختلف چالوں کیساتھ دھیرے دھیرے حملے ہونگے ان شاءاللہ، اور تمام مجاہدین مطمئن رہیں کہ آپریشن اپنی اس پالیسی میں مکمل طور پر کامیاب ہے۔

آپریشن ابن قاسم میں اب تک پانچ استشہادی مجاہدین نے حملے سرانجام دیئے ہیں جن میں سے مہمند ایجنسی سے، عبدالباسط اور عمر جبکہ افغان صوبہ ننگرہار سے قاری عثمان و قاری خالد اور ضلع دیر سے تعلق رکھنے والے سعد تقبلہم اللہ شامل ہیں، دوسری خصوصیات کے ساتھ ساتھ ان استشہادیین کی باریک بینی یہ بھی تھی کہ انہوں نے ایسے مقامات پر دشمن کو نشانہ بنایا جہاں کسی بھی عام شہری کو نقصان نہیں پہنچا، اور قبائلی علاقوں میں کارروائیوں کی صورتحال یہ رہی کہ صرف فوج، ایف سی اور خاصہ دار ہی نشانے پر رہے اور اندرون علاقہ مجاہدین کے مطابق عوام آپریشن ابن قاسم کی حمایت کے ساتھ ساتھ بھرپور اطمئنان کا اظہار کررہے ہیں۔

پاک آرمی کا ناپاک رُخ!

مفتی ابوہریرہ حفظہ اللہ

ویسے تو ہر خاص وعام کی زبان یہ بات کہنے سے نہیں تھکتی کہ "پاک فوج اور اسلام لازم وملزوم ہیں" یا جہاں پاک فوج ہوگی وہاں اسلام ہوگا یا جہاں اسلام ہوگا وہاں پاک فوج ہوگی یا پاک فوج اسلام کی محافظ فوج ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے جملے سنیں گے کہ سننے والا سمجھتا ہے کہ واقعی یہ فوج اسلام کی محافظ فوج ہے اور اگر یہ فوج نہ ہوتی تو کب سے اسلام دنیا سے مٹ چکا ہوتا اور کافر مسلم دنیا پر قبضہ کرچکے ہوتے، مگر جس نے یہ فوج قریب سے دیکھی ہے وہ سمجھتا ہے کہ پاک فوج سرے سے اسلام کی حفاظت کیلئے بنی ہی نہیں ہے، بلکہ روز اول سے کفر وکفار کی حفاظت کیلئے بنی ہے، کیونکہ کفار نے ہی اس کی بنیاد رکھی ہے مثال کے طور پر اس کا پہلا آرمی چیف برطانوی انگریز فرینک میسروی، دوسرا آرمی چیف بھی برطانوی انگریز ڈگلس گریسی، تیسرا آرمی چیف ایوب خان بھی قیام پاکستان سے قبل برطانوی فوج میں تھا اور وہ دوسری جنگ عظیم میں برطانیہ کی طرف سے لڑا بھی تھا، خیر سے ہمارے چوتھے آرمی چیف جنرل محمد موسیٰ بھی قیام پاکستان سے قبل برطانیہ کی وفادار فوج رائل انڈین آرمی میں تھا اور جب برطانوی فوج وزیرستان پر قبضہ کرنے کیلئے فقیر ایپیؒ سے لڑ رہی تھی جس میں برطانیہ کو تاریخ کی بدترین شکست ہوئی، اس میں یہ بھی شامل تھا۔

اگر اب بھی تمہیں پاکستانی فوج کی کفر نواز ہونے پر شک ہے تو اور سنو کہ ہمارے پانچویں آرمی چیف یحیٰ خان بھی قیام پاکستان سے قبل برطانوی فوج میں تھا اور دوسری جنگ عظیم میں بھی برطانیہ کی طرف سے لڑا، ماشاء اللہ سے ہمارے چھٹے آرمی چیف جنرل گل حسن بھی قیام پاکستان سے قبل رائل انڈین آرمی میں تھا، حیران نہ ہونا ہمارے ساتویں آرمی چیف جنرل ٹکہ خان بھی قیام پاکستان سے قبل رائل انڈین آرمی میں تھا، اور آٹھویں آرمی چیف جنرل ضیاء الحق بھی قیام پاکستان سے قبل رائل انڈین آرمی میں تھا، یہ تو تھی اس فوج کے چیف آف آرمی سٹاف کی داستانیں۔

اب بھی اگر کسی کو شک ہو اس پاک فوج کے اسلام دشمن ہونے پر تو آگے سنئے!

پاکستان ملٹری اکیڈمی جس میں ہر فوجی کو ابتدائی تربیت دی جاتی ہے، اس کا بنانے والا بھی برطانوی انگریز بریگیڈیئر "انگیل" تھا، سنو! اس فوج کی جو کمانڈو یونٹ ہے (SSG) اس کے بنانے والے بھی برطانوی انگریز کرنل گرانٹ ٹیلر تھا، پاک فوج اوپر سے لے کر نیچے تک کفر نوازوں سے بھری پڑی ہے لیکن پھر بھی کچھ نادان فوج کی حقیقت سے ناواقف پاک فوج پر یقین کرتے ہیں کہ یہ مجاہد فوج ہے۔

> اس فوج نے ہزاروں کی تعداد میں قبائل میں مساجد پر بمباریاں کیں، اس فوج نے ہزاروں علماء کو بے دردی سے شہید کیا، اس فوج کی بمباریوں سے ہزاروں گھر زمیں بوس کردیئے گئے، اس فوج کی بے برکتی سے ہزاروں غیرتی قبائل خیموں میں چلے گئے اور اسی طرح بہت کچھ جو کسی باشعور انسان سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اس کے برعکس امریکہ برطانیہ اور دوسرے کفار ممالک کے سامنے ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود بے بس ہیں۔

اگر کوئی یہ خدشہ ظاہر کرے کہ تربیت تو انگریز سے لی ہے پر حفاظت اسلام کی کرتی ہیں تو سنیں!

- بنگلہ دیش میں تیس لاکھ مسلمانوں کو کس نے قتل کیا؟
- وہاں کی مسلم عورتوں کی عزتیں کس نے تار تار کیں؟
- مسلمانوں کو اجتماعی قبروں میں کس نے دفن کیا؟
- یوسف رمزی کو کس نے امریکہ کے حوالے کیا؟ شیخ خالد، ایمل کانسی، ڈاکٹر عافیہ صدیقی کس نے ڈالر کے عوض امریکہ پر فروخت کیے؟
- عظیم مجاہد شیخ اسامہ بن لادن کی مخبری کس نے کی؟
- سفیر امارتِ اسلامیہ ملا عبدالسلام ضعیف کو سفارت کے تمام قوانین کو بالائے طاق رکھ کر ننگے جسم، بندھے ہاتھوں، سر پر کالی ٹوپی اوڑھے ہوئے کس نے امریکہ کی وحشی درندہ صفت فوج پر چند ڈالرز کے بدلے حوالے کیا؟
- امارتِ اسلامیہ کے سقوط میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت کا کردار کس کا ہے؟
- بش کے ایک جملے کے بدلے میں کفر کا ساتھ کس نے دیا؟ پورے ملک کی زمین کو نیٹو اور امریکہ کے اکمالات کیلئے کس نے استعمال کیا؟
- کس ملک سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے
- افغانستان پر ۵۷۰۰۰ حملے کئے؟
- امریکہ کی خوشنودی کیلئے اپنے عوام کو کس نے بے دردی سے ذبح کیا؟
- لال مسجد اور جامعہ حفصہ کس عمل کی وجہ سے ملیامیٹ کردیا گیا؟
- کس نے اسلامی نظام کی تنفیذ چاہنے والوں کو فاسفورس بموں سے آگ کا ایندھن بنایا؟

کس نے؟؟؟

اسی فوج نے

اس فوج نے ہزاروں کی تعداد میں قبائل میں مساجد پر بمباریاں کیں، اس فوج نے ہزاروں علماء کو بے دردی سے شہید کیا، اس فوج کی بمباریوں سے ہزاروں گھر زمیں بوس کردیئے گئے، اس فوج کی بے برکتی سے ہزاروں غیرتی قبائل خیموں میں چلے گئے اور اسی طرح بہت کچھ جو کسی باشعور انسان سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اس کے برعکس امریکہ برطانیہ اور دوسرے کفار ممالک کے سامنے ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود بے بس ہیں۔

ریمنڈ ڈیوس کو دو پاکستانیوں کے قتل کے باوجود بخیر وعافیت اپنے ملک سے امریکہ بھیج دیا اور ساتھ جلد نہ بیجنے پر معذرت کا اظہار کیا لیکن عافیہ صدیقی کیلئے ایک خط لکھنے کیلئے انکے قلم میں سیاہی نہیں ہے۔

میرے محترم بھائیو!

آج ہر پاکستانی خصوصا بلوچ و قبائل جان چکے ہیں کہ پاک فوج کن ناپاک کارناموں کی داستاں ہے اور وہ کس طرح قتل کی مہارت رکھتی ہے اور ایک بچے کے سر کے سایہ، ممتا کے اکلوتے، دلہن کے دلہے اور مظلوم بہن کے دل کی دھڑکن کو کسطرح پر تشدد قید میں رکھا جائے، یہ انہی سے سیکھا جائے اور یاد رکھنا یہ آپ کو وقت آنے پر بیچ بھی سکتے ہیں کیونکہ آپ لال مسجد کے طلبہ اور ڈاکٹر عافیہ سے ہرگز اچھے نہیں، جب یہ فوج پیسے کی لالچ میں پاکستانیوں کے قاتل کو رہا کرسکتی ہے تو آپکو قید کرنا یا قتل کرنا انکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، یہ بھول جانا کہ آپ پر کوئی رحم کھائے گا کیونکہ یہاں اب بھی چوہدری اسلم اور راؤ انواز جیسے سنگ دل قاتل موجود ہیں۔

قارئین!

پاکستان میں جاری مسلح جدوجہد کا مقصد یہی ہے کہ وہ ان سے انکے کیے کا انتقام لیں اور اپنی غیور و مظلوم عوام کو انکے حقوق دلانے میں انکی مدد کریں، الحمدللہ حزب الاحرار بھی اس سلسلے میں پاکستانی مجاہدین میں سرفہرست ہے اور ناپاک فوج کے خلاف پوری حکمت عملی و انہاک سے مصروف جہاد ہے، آپ بھی انکے ساتھ کھڑے ہوجایئے اور ان سے اپنا انتقام لیں تاکہ روز محشر آپکے مقتول بچے اور والدین آپکے گریباں میں ہاتھ نہ ڈالیں۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆☆

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ

(التوبہ)

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے، اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل بھی کیے جاتے ہیں، یہ سچا وعدہ ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، خوش رہو اس سودے سے جو تم نے اس سے کیا ہے، اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

حزب الاحرار کے اغراض ومقاصد

ایمان:

ہم اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی کتاب قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں اور ان پر ایمان رکھنے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

نظریہ پاکستان:

وطن عزیز پاکستان چونکہ خالص اسلامی نظریہ کے بنیاد پر بنا ہے اور اسلامی قانون نافذ کرنے کیلئے ہندوستان کے مسلمانوں نے قربانیاں دی تھیں، اس لئے اسلامی قانون کو پاکستان کا اساسی و بنیادی قانون بنانا ہمارا مقصد ہے۔

یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ یُّحِبُّہُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗۤ ۙ اَذِلَّۃٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ۫ یُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (54)

مفتی شافیعؒ، سورۃ مائدہ کی آیت 54 کی روشنی میں اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کے احکامات کا انکار کرنے والوں کے خلاف قتال کے حوالے سے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ایک خطبہ کو نقل کرتے ہیں؛

” جو لوگ مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے دئے ہوئے احکام و قوانین اور قانون اسلام کا انکار کریں، تو میرا فرض ہے کہ میں ان کے خلاف جہاد کروں، اگر میرا مقابلہ پر وہ تمام جن و انس اور دنیا کے شجر و حجر سب کو جمع کر لائیں، اور کوئی میرا ساتھی نہ ہو، تب بھی تنہا اپنی گردن سے اس جہاد کو انجام دوں گا،“

(معارف القرآن؛ جلد سوم، ص 276)

☆☆☆☆☆☆

الیکشن 2018: کیا اسلامی نظام ہار گیا؟

میدان جنگ

عمر خالد خراسانی حفظہ اللہ

ملک کے اندر ایم ایم اے کے ساتھ مسلک لاکھوں علماء کرام کو سحر خیز دعاؤں کے باوجود اسلامی نظام کا راستہ نہ مل سکا، اسلامی نظام کیلئے اٹھنے والے متحدہ مجلس عمل کیلئے لاکھوں لوگوں نے دعائیں کی، بہت سے دیندار طبقے نے صبح کو باوضو ہوکر ایم ایم اے کو ووٹ ڈالا، وفاق المدارس نے ووٹ ڈالنے کیلئے مدارس میں چھٹی کا اعلان کیا، ملک کے بیشتر بنات کے مدارس میں بھی طالبات نے عاجزانہ طور پر اسلامی نظام کیلئے دعائیں مانگی، باپردہ طالبات نے خصوصی طور پر ووٹنگ میں حصہ لیا، مولانا طارق جمیل صاحب کے بیان پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغی جماعت والوں نے دبا کے جہاد کیا اور ووٹنگ میں حصہ لیا، خانقاہوں میں خصوصی طور پر مراقبہ کیا گیا اور اسلامی نظام کیلئے دعائیں مانگی گئیں مگر افسوس کہ کسی بھی مولانا صاحب، کسی تبلیغی امیر صاحب، کسی خانقاہ کے پیر صاحب اور مدارس کے طلبہ و طالبات کی کوئی دعاء قبول نہیں ہوئی، راتوں کو تہجد کے بعد کی رونے والی دعاؤں پر اللہ تعالی کو کوئی رحم نہیں آیا، بچوں، خواتین اور بوڑھے بزرگوں کی دعاء بھی قبول نہیں ہوئی، وہ بوڑھے جسے دیکھ کر یا کچھ مانگ کر کسی کو ٹھکراتے ہوئے شرم آجاتی ہے، مگر ان کی دعاؤں کو اللہ تعالی نے بالکل بھی قبول نہیں کیا۔

۲۵ جولائی کو جو عام انتخابات تھے علماء کرام نے ملکر پلان بنایا تھا کہ ووٹ کے ذریعے کرسی پر قابض ہوکر آئین پاکستان کے تحت ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں گے مگر اللہ تعالی نے قرآن پاک میں جو نصرت کا وعدہ کیا ہے کہ "جو لوگ میرے نظام کیلئے کوشش کریں گے ہم ان کو اپنے راستے دکھائینگے" قرآن پاک ان وعدوں سے بھرا پڑا ہے کہ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے مگر یہاں اللہ تعالی نے مدد کرنا تو دور کی بات! اپنے نیک بندوں کو اور بھی شکست سے دوچار کیا، جتنے بوڑھے بزرگوں، علماء کرام اور پیران صاحبان نے یہاں تک کہ شیعہ علماء اور ذاکرین نے بھی متحدہ مجلس عمل کی فتح کیلئے دعائیں کی تھیں مگر اللہ نے کسی کی نہیں سنی بلکہ الٹا ان قائدین کو بھی شکست سے دوچار کیا جو جمہوریت کی تاریخ میں کبھی اپنی سیٹ ہاری۔

اللہ تعالی نے اس الیکشن میں ان لوگوں کو فتح سے ہمکنار کیا جنھوں نے بالکل بھی اس کیلئے کوئی دعا نہیں کی، جنھوں نے ووٹ کیلئے وضو نہیں کیا، ان میں ایسے لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے شاید اس روز فجر کی نماز بھی نہیں پڑھی، اللہ تعالی نے ان لوگوں کو اپنے نیک بندوں پر ایک عظیم فتح دلائی، ایک ایسی فتح جس کی ماضی قریب میں کوئی مثال شائد نہ مل سکے، اللہ نے اپنے نیک بندوں کے قائدین کو بھی شکست دی، وہ مولانا صاحب جو پہلے اپنی دو سیٹوں کو جاگیر سمجھ کر جیتتے رہتے تھے، ایک بڑے اور واضح مارجن سے شکست دی، اس قافلے کے نائب قائد کو بھی بری طرح شکست سے دوچار کیا، یہاں ایک اور بات بھی قابل فہم ہے کہ جو لوگ پہلے کبھی دینی ہوا کرتے تھے اور اب سیکولر پارٹیوں کی طرف سے الیکشن لڑ رہے تھے ان کو بھی اللہ تعالی نے اس شکست میں حصہ دیا۔

اسلامی جمعیت طلبہ جو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایک فعال نرسری کی حیثیت رکھنے والی طلبہ تنظیم ہے، جس کا میں دل سے مداح بھی ہوں، اس تنظیم سے تعلق رکھنے والے کانڈیڈیٹس جو مسلم لیگ ن یا پی ٹی آئی کی طرف سے امیدوار تھے وہ بھی میرے علم کے مطابق تقریبا ہار گئے، ان میں جمعیت کے سابق ناظم اعلی اعجاز چودھری (پی ٹی آئی) قمرالزمان کائرہ (پیپلز پارٹی) شاھد خاقان عباسی (مسلم لیگ ن) اور سید حفیظ (پی ایس پی) وغیرہ شامل ہیں جن کو شاید اللہ نے کافی ووٹ بینک کے باوجود اس لئے شکست سے دوچار کیا ہوگا کہ ان لوگوں نے اللہ تعالی سے جیتنے کیلئے دعائیں مانگیں ہونگیں۔

یہاں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جن کا جواب میں انتہائی ضروری سمجھتا ہوں تاکہ قارئین کے دل میں میرے لئے غصہ بھی تھوڑا ٹھنڈا ہوجائے اور میرے اوپر کوئی فتوی بھی نہ لگے۔

پہلا سوال: پاکستان چونکہ ایک خالص اسلامی نظریئے کی بنیاد پر بنا ہے، لاکھوں لوگوں نے اس کیلئے قربانی دی تھیں اور خود اس کے زعماء نے اس کو بناتے وقت کہا تھا کہ اس ریاست کی حیثیت اسلامی نظام کیلئے ایک لیبارٹری کی ہوگی یعنی اس میں ہم اسلامی نظام نظام رائج کریں گے تاکہ دنیا دیکھ سکے کہ اسلامی نظام کس طرح ہوتی ہے، اس خواہش نے لاکھوں ہندوستانیوں کو بھارت سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا ان کو وہاں بہت کچھ چھوڑنا پڑا، صرف اس لئے کہ ایک اسلامی ملک میں اسلامی نظام کو دیکھ سکیں، ان مہاجرین کی اکثریت کراچی اور پنجاب میں آباد ہوئی مگر آج اگر ان کو دیکھا جائے تو کسی نے بھی اسلامی نظام کیلئے ایم ایم اے کو ووٹ نہیں دیا، اس کی دو وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ کہ یہ لوگ خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس طریقے سے کبھی اسلامی نظام آیا ہے اور نہ کبھی آئے گا اور دوسری وجہ یہ کہ مہاجرین کی موجودہ نسل ہمارے ان علماء اور زعماء کی وجہ سے ایک غیر اسلامی نظام میں پلی پڑی ہے ان کو یہ پتہ بھی نہیں کہ ہم نے ہندوستان سے کس لئے ہجرت کی تھی، اگر آپ کا جواب یہ ہے کہ اس وقت پی ٹی آئی کی ایک ہوا چلی ہے جب یہ نکل جائے گی تو یہ لوگ اسلامی نظام کو ووٹ دیں گے۔

نہیں بابا ایسا ہرگز نہیں ہونے والا!

یہ ہوا تو آئی جے آئی کے دور میں بھی چلی تھی، یہ ہوا تو دو ہزار تین میں بھی افغان جہاد اور امریکی قبضے کی وجہ سے چلی تھی جس میں آپ کے پی کے میں کامیاب ہوئے تھے اور سینما کے فحاش پوسٹرز کو باہر آویزاں کرنے پر پابندی کے علاوہ کوئی اسلامی نظام نہ لا سکے، جب آپ کا حسبہ بل ناکام ہوا اور ان کا وفاق میں مزاق اڑایا گیا تو اسی وقت آپ کو غیرت کرنی چاہئے تھی، آپ کو حکومت اور کرسی وغیرہ سے استعفی دے دینی چاہئے تھی مگر آپ کو تو کرسی عزیز تھی اسلامی نظام سے آپ کو کیا واسطہ؟ اور اگر ہوا چلنے کی بات ہے تو کے پی کے میں پہلی بار عوام نے ایک پارٹی کو دوسری مرتبہ ووٹ دیا، اس سے پہلے بہت سے لوگ پختونوں کو جذباتی سمجھ رہے تھے مگر اب تو واضح ہوا کہ پختونوں کا جذبہ جب پانچ سال میں ٹھنڈا نہیں ہوا تو آپ سمجھ لیجئے کہ یہ پختونوں کا جذباتی فیصلہ نہیں ہے وہ سمجھ چکے ہیں کہ ایم ایم اے کو ووٹ دینے سے کوئی اسلامی نظام آنے والا نہیں۔

آپ کو پورے پاکستان سے پچیس لاکھ تیس ہزار پانچ سو باون ووٹ ملے جس میں شیعوں کا ووٹ بھی شامل ہے جو آپ کے اسلام کو قطعا مانتے ہی نہیں اور جب کہیں اسلام نافذ ہونے کی بات ہوگی تو سب سے پہلے جنگ ان کے ساتھ کرنی پڑے گی، اس میں وہ لوگ اور امیدوار بھی شامل ہیں جو سیٹ جیتنے کے امید کی وجہ سے آپ کے ساتھ تھے جس کا دین سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں، جو اپنے اپنے علاقوں میں اسلامی معاشرے کے اولین دشمن ہیں جسکی زندہ مثال منیر اورکزئی ہے، ان جیسے لوگوں کو جو ووٹ ملے ہیں وہ بھی ان پچیس لاکھ کے مینڈیٹ میں شامل ہیں، اس میں وہ ووٹ بھی شامل ہیں جو سیٹ ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے آپ کو ملے ہیں جن کا ایم ایم اے سے کوئی تعلق نہیں تھا، تو کیا بائیس کروڑ عوام میں سے یہی لوگ آپ کیلئے کافی ہیں؟ جب الیکشن کے نتائج دیر سے آرہے تھے تو یقین کیجئے کہ آپ کی طرح میں بھی بے چین تھا مجھے بھی نہ چاہتے ہوئے بے چینی لاحق تھی، جہادی میدان میں اٹھارہ سال تک ووٹ کی مخالفت کرنے کے باوجود سامری کے معتقدین کی طرح یہی مرض لاحق تھا کہ کہاں پر کس مولوی صاحب کو کتنے لوگ سپورٹ کرتے ہیں۔

اندرون سندھ اور پنجاب کے دیہی علاقوں کے ووٹ بینک کو میں بہت ہی انہماک سے دیکھ رہا تھا کہ کس علاقے میں کتنے ووٹ علماء کو پڑتے ہیں، میں نے سجاول کے حلقے کو بھی دیکھا اور میں نے ان حلقوں کو بھی دیکھا جہاں ایک ایک امیدوار کیلئے لاکھوں کے حساب سے ووٹ ڈالے گئے، کیا آپ نے اس پر سوچا کہ آپ کو کس نے کتنے ووٹ ڈالے کبھی آپ نے سوچا ہے کہ ایک اسلامی نظریئے پر بننے والے ملک کو اسلامی نظریہ کا منشور رکھنے والے پارٹی کو کتنے کتنے ووٹ پڑے؟ کیا آپ فاٹا اور ڈی آئی خان و بنوں اور دیر وغیرہ کے ووٹ بینک سے پورے ملک میں حکومت بناسکیں گے، بلوچستان کے صحراؤں سے بننے والے ووٹ بینک سے آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ آپ سمیت ساری اسلامی جماعتیں ہر الیکشن میں دس پندرہ سیٹوں سے جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کا مجھے پتہ ہے جو میں بتانے والا ہوں اور جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کی دعاء قبول نہیں فرمائی۔

بات یہ ہے کہ پاکستانی عوام یہ تو چاہتے ہیں کہ اسلام غالب ہو مگر وہ خوب سمجھتے ہیں کہ اس راہ سے اسلامی نظام نہیں آنےوالا کیونکہ انہوں نے آپ کو چیک کیا ہے،

ایں راہ کہ تو روی بہ ترکستان است

اس کو تو یقینا آپ بھی محسوس کرتے ہیں کہ ہر الیکشن میں اس دس پندرہ سیٹوں سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا بلکہ آپ کو صرف اور صرف ذاتی فوائد مل سکتے ہیں، کسی نہ کسی حکومت میں رہ کر مراعات حاصل کرتے رہتے ہو، پارلیمنٹ لارجز میں رہائش مہیا ہوتی ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ کہ ملک کے مجاہد عوام اور مدارس و یونیورسٹیوں کے طلبہ کو اسلامی نظام لانے کے آزمائے ہوئے اور اللہ تعالی کے بتائے ہوئے طریقے جہاد سے روک رکھا ہے، ان کو اس غلط فہمی میں رکھا ہے کہ ایک نہ ایک دن علماء الیکشن جیت جائیں گے۔

تاریخ پر نظر دوڑائیں کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ جمہوریت سے کبھی کوئی ملک فتح ہوا ہے یا کبھی اسلامی نظام نافذ ہوا ہے؟ اللہ کو تمہارا یہ طریقہ پسند نہیں، آپ ہر بار ایک غیر اسلامی نظام کی پاسداری کیلئے حلف اٹھاتے ہیں اور اس بار بھی اٹھائیں گے جس پر شاید اللہ تعالیٰ آپ سے سخت ناراض ہے، اس لئے آپ کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ کا نظام نافذ ہونے کیلئے کسی الیکشن یا جمہوریت کا محتاج نہیں،آپ ہر الیکشن میں اتنی ہی سیٹیں جیتو گے، آپ کبھی بھی حکومت نہیں بناسکوگے کیونکہ آپ اگر مصر و الجزائر کی طرح جیت بھی گئے تو ایک کفری قوت آپ کے اوپر موجود ہے جس کے ہوتے ہوئے آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے، اب تو پاکستانی عوام اس دھوکے میں ہیں اب طلبہ اور سارا دیندار طبقہ اس ناکارہ سوچ کا شکار ہے کہ الیکشن کے ذریعے کبھی حکومت آئے گی مگر ایک دن یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ اللہ اپنے دین کے نفاذ کیلئے کوئی انقلاب برپا کرے گا جو اسلامی نظام کا پیش خیمہ ثابت ہوگا، ان شاءاللہ۔

تاریخ پر نظر دوڑائیں کیا آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ جمہوریت سے کبھی کوئی ملک فتح ہوا ہے یا کبھی اسلامی نظام نافذ ہوا ہے؟ اللہ کو تمہارا یہ طریقہ پسند نہیں، آپ ہر بار ایک غیر اسلامی نظام کی پاسداری کے لئے حلف اٹھاتے ہیں اور اس بار بھی اٹھائیں گے جس پر شاید اللہ تعالیٰ آپ سے سخت ناراض ہے، اس لئے آپ کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ کا نظام نافذ ہونے کیلئے کسی الیکشن یا جمہوریت کا محتاج نہیں، آپ ہر الیکشن میں اتنی ہی سیٹیں جیتوگے، آپ کبھی بھی حکومت نہیں بناسکوگے کیونکہ آپ اگر مصر و الجزائر کی طرح جیت بھی گئے تو ایک کفری قوت آپ کے اوپر موجود ہے جس کے ہوتے ہوئے آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے، اب تو پاکستانی عوام اس دھوکے میں ہیں اب طلبہ اور سارا دیندار طبقہ اس ناکارہ سوچ کا شکار ہے کہ الیکشن کے ذریعے کبھی حکومت آئے گی مگر ایک دن یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ اللہ اپنے دین کے نفاذ کیلئے کوئی انقلاب برپا کرے گا جو اسلامی نظام کا پیش خیمہ ثابت ہوگا، ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆☆

ضرار خراسانی

ناکامی کا مطلب کیا ہے؟ قتل ہوجانا ناکامی نہیں ہے، گرفتار ہونا ناکامی نہیں ہے، پھر اس کا مطلب کیا ہے؟ اختلاف اصل میں افکار اور تصورات کا اختلاف ہوتا ہے، جو جسمانی جنگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے افکار سے کنارہ کش ہوجاتا ہے تو یہ ناکامی ہوتی ہے۔ ناکامی کی آٹھ صورتیں ہیں۔

(1) ناکامی کا پہلا مفہوم: کفار کی پیروی

پہلی صورت اس آیت میں بیان کی گئی ہے،

"وَلَن تَرضىٰ عَنكَ اليَهودُ وَلَا النَّصارىٰ حَتّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُم ۗ قُل إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الهُدىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعتَ أَهواءَهُم بَعدَ الَّذي جاءَكَ مِنَ العِلمِ ۙ ما لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلا نَصيرٍ (البقرة:120)

اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہونگے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو، (ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے، اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلوگے تو تم کو (عذاب) خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

یہاں ناکامی کیا ہے ان کی طرح ہوجانا، ان کا تابع ہوجانا، اگر آپ ان میں سے ایک ہوجائیں تو پھر آپ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک اور آیت فرماتے ہیں؛ ظالمین ظالموں میں سے ہوجاتے ہیں، مزید برآں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں کہ پھر اللہ کے مقابلے میں نہ آپ کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا، اگر کوئی مسلمان ہو اور وہ کسی اور نظام حیات کا اتباع کررہاہو، جیسے جدت پسندی، لادینیت (سیکولرازم) اشتراکیت (کمیونزم) وغیرہ، چاہے یہ اتباع جزوی ہی ہو تو وہ ناکام ہوجاتا ہے، مثلاً اگر کوئی مسلمان کہلانے والا شخص کسی ملک میں بھاری ترین اکثریت سے انتخابات جیت لے تو یہ کامیابی نہیں بلکہ ناکامی ہے، یہ اس لئے ناکامی کہ آپ نے اپنے دین پر سمجھوتہ کیا ہے، چاہے کم یا زیادہ... مسئلہ یہ نہیں کہ آپ طاقت کے منصب تک پہنچ جائے بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین اور دین طاقت کے منصب تک پہنچ جائے۔

اور یہ لازمی نہیں کہ مزکورہ بالا آیت سے مفہوم ان کی اتباع کا کھلم کھلا اعلان کیا جائے کیونکہ ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے اگر آپ کے الفاظ اور اعمال ان کی پیروی کے مساوی ہیں تو آپ ان کی پیروی کر رہے ہیں، آیت کریمہ میں کہا گیا ہے کہ جب تک آپ انکے مذہب (طریقہ) کے تابع نہ بن جائیں اور "دین" کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا، آج ان کا مذہب اپنی مقدس کتابوں کو فراموش کرکے خواہش نفس اور اکثریت کی اتباع کے اصول پر کاربند ہے، لادینیت کی پیروی کرتے ہیں، دینی اصول کو پامال کرتے ہیں اور خود ساختہ قوانین پر عملدرآمد کرتے ہیں، یعنی یہی ان کا مذہب ہے چنانچہ ان کی پیروی کرنے کیلئے گلے میں صلیب لٹکانا ضروری نہیں، نظام جمہوریت اور لادینیت کا پرچار کرنا ان کے طریقوں کو اپنانے کے برابر ہے۔

(2) ناکامی کا دوسرا مفہوم: کفار کی بالادستی قبول کرلینا

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

"فَلَا تُطِعِ المُكَذِّبِين"(القلم8:68)

پس تو جھٹلانے والوں کو نہ مان

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ"(القلم9:68)

وہ چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں

ہمارا دین سب سے منفرد ترین دین ہے، کئی ادیان میں دینی قیادت کو بعض احکامات میں رد و بدل کرنے کی گنجائش موجود ہے مگر اسلام میں ہمیں صرف اسی چیز کی اتباع کرنی ہے جو ہمیں بتا دی گئی ہے، ہم تابعین ہیں مبتدع (بدعتیں تراشنے والے) نہیں ہیں، لہٰذا ہمارے پاس اسلامی احکامات میں رد وبدل کرنے کی گنجائش موجود نہیں ہے کیونکہ وہ منجانب اللہ ہیں۔

"یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ" کی ایک تحقیقاتی رپورٹ کفری حکومتوں کی ان کوششوں کا تذکرہ کرتی ہے جو یہ عالم اسلام کو کے قلوب و اذہان کو فتح کرنے کیلئے کر رہی ہے یہ رپورٹ بیان کرتی ہے کہ "کفری اور نام نہاد مسلم حکومتیں انتہا پسندوں (مجاہدین اور دیگر اسلامی جماعتیں) کے ساتھ بیٹھ کر مزاکرات کرنے کیلئے تیار ہے بشرطیکہ وہ دو باتیں ماننے کیلئے تیار ہوں تو:

۱: جمہوریت کے قوانین کے مطابق چلیں

۲: دہشت گردی(جہاد) کے خلاف بھی اٹھ کھڑا ہونا ہوگا

ایسے بہت سے مسلمان اور اسلامی جماعتیں ہیں جنہوں نے یہ پیشکش قبول کرلی اور باقاعدہ ان سے گفت وشنید بھی کی، ان اسلامی تحریکوں کے پاس جواز کی صورت یہ پیش کر رہے تھے کہ یہ اسلام کے فائدے کیلئے کر رہے ہیں، یہ محض عمومی بیانات ہیں جو کسی بھی موقع پر استعمال کئے جا سکتے ہیں، حتیٰ کہ کسی غیر اسلامی مقصد کیلئے بھی، اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ نہیں چاہئیں جو کفار کے ساتھ اس کے دین پر سمجھوتہ کریں تاکہ عزت اور طاقت حاصل کر سکیں، کفار اور اسکے فرنٹ لائن اتحادی (پاکستانی اسٹیبلشمنٹ اور اس کی فوج) کی تذلیل سے ہی دین طاقتور ہوگا، یہ ہے وہ طریقہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی سرخروئی چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"هُوَ الَّذِیٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصف:61)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اور تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں

اللہ رب العزۃ یہ بھی فرماتے ہیں:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں۔

اللہ تعالیٰ کے دین اسلام، علماءِ حق اور مجاہدین کے دشمن، کفری اتحاد کے خواری کو چاہے جتنا بھی برا لگے اور کتنا ہی وہ بے لگام مظالم ڈھائیں عام مسلمانوں پر، اہل حق کو بند کوٹھڑیوں میں پابند سلاسل کردیں، پھر بھی حق ابھر کر رہے گا یہ دین سربلند ہوگا، اللہ تعالیٰ کو ہم سے یہ مطلوب ہے کہ کفار اور اس کے دوست انہی کے قانون کے سامنے سرنگوں ہوں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ لَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ (التوبہ:29)

ترجمہ: جو اہل کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روزِ آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

موجودہ دور میں اگر وطن عزیز پاکستان پر نظر ڈالی جائے تو اس کے فرنٹ لائن اتحادی اسٹیبلشمنٹ اور اسکی فوج کی کفار سے کتنی مماثلت ہے جو چیز ان کے آقاؤں نے حرام کی ہے وہ انہوں نے بھی حرام قرار دی ہے، اگرچہ شریعت میں وہ کام جائز بلکہ فرض ہو جیسے اسلام کے دشمنوں سے قتال اور جو فعل دین اسلام میں حرام ہو وہ ان کی طرف سے حلال کر دی گئی ہے جیسے شراب خوری، کھلم کھلا فحاشی کے اڈے، ناحق مسلمانوں کو بمبار کرکے ان کے گھروں اور بازاروں کو مسمار کرنا، بلکہ اگر ناحق کے بجائے یہ کہا جائے کہ شریعت اور دین اسلام سے محبت اور اسکے نفاذ کی تگ ودو کی کوششوں کی بناء پر مسلمانوں کے خون کا جواز نکال کر بہانا۔

یہاں پر دو چیزوں کا جاننا لازمی ہے ایک ہوتا ہے مداهنۃ اور دوسرا مداراۃ

مداهنۃ اور مداراۃ میں فرق:

علامہ ابن حجر اور امام قرطبی رحمہا اللہ بیان کرتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: مداهنۃ کا مطلب ہے، اپنا تھوڑا سا دین اپنی دنیا کے عوض بیچ دینا جبکہ مداراۃ کا مطلب ہے اپنے دین کی خاطر تھوڑی سی دنیا دے دینا، مثال کے طور پر: آپ ایک کافر کو کھانے پر مدعو کرتے ہیں تاکہ اس کو دین کی دعوت دے سکیں، یہاں آپ نے کھانا وغیرہ و دیگر لوازمات خریدنے پر پیسے خرچ کرکے دین کی خاطر آپنی تھوڑی سی دنیا دی ہے، اس کی اجازت ہے، یہ مداراۃ ہے، تاہم فرض کریں الیکشن میں ایک امیدوار کھڑا ہے جو کہ دین کا عالم ہے اور چیف آف آرمی سٹاف یا اس سے بھی بڑا عہدہ سنبھالنے والے کی طرف سے ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس افواہ کو عام کرو کہ مسلح جہاد کے جواز کے ہم قائل نہیں اور نہ ہی اسلام میں ایسی کوئی بات ہے جو تشدد کی اجازت دے تو آپ الیکشن جیتیں یا ہاریں، آپ کی عزت اور مقام ویسے ہی ہمارے ہاں برقرار رہے گی اور اس نے وہ بیان جاری کردیا تو اس کو کہتے ہیں اپنی دنیا کی خاطر اپنے دین پر سمجھوتہ کرنا، اس کی اجازت نہیں ہے، یہ مداہنۃ ہے، یہ ہے ان دونوں میں فرق

موجودہ دور میں اگر وطن عزیز پاکستان پر نظر ڈالی جائے تو اس کے فرنٹ لائن اتحادی اسٹیبلشمنٹ اور اسکی فوج کی کفار سے کتنی مماثلت ہے جو چیز ان کے آقاؤں نے حرام کی ہے وہ انہوں نے بھی حرام قرار دی ہے، اگرچہ شریعت میں وہ کام جائز بلکہ فرض ہو جیسے اسلام کے دشمنوں سے قتال اور جو فعل دین اسلام میں حرام ہو وہ ان کی طرف سے حلال کر دی گئی ہے جیسے شراب خوری، کھلم کھلا فحاشی کے اڈے، ناحق مسلمانوں کو بمبار کرکے ان کے گھروں اور بازاروں کو مسمار کرنا، بلکہ اگر ناحق کے بجائے یہ کہا جائے کہ شریعت اور دین اسلام سے محبت اور اسکے نفاذ کی تگ ودو کی کوششوں کی بناء پر مسلمانوں کے خون کا جواز نکال کر بہانا۔

(3) ناکامی کا تیسرا مفہوم: کفار کی جانب جھکاؤ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِیٓ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذًا لَاتَّخَذُوكَ خَلِيلًا (الاسراء:73)

ترجمہ: یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے، بہکانا چاہیں کہ آپ اس کے سواء کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں، تب تو آپ کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا (الاسراء:74)

اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے۔

پس کفار کی جانب جھکاؤ ناکامی کی ایک صورت ہے.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ لَاتَرْ كَنُوا اِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَ مَالَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ (هود:113)

ترجمہ: اور ظالموں کی طرف ہر گز نہیں جھکنا ورنہ تمہیں بھی(دوزخ کی) آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا اور تمہارا مددگار نہ کھڑا ہوسکے گا اور نہ تمہاری مدد کی جائیگی۔

اللہ تعالی یہاں سخت تنبیہ فرمارہے ہیں کہ کفار کی جانب جھکاؤ جہنم کی طرف لے جانے کا سبب ہے۔

④ ناکامی کا چوتھا مفہوم: کفار اور اسکے حواریوں کی اتباع

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَ لَا تَعْدُ عَيْنَاکَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا (الکھف:28)

ترجمہ: اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں) خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیاوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جائے، دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

⑤ ناکامی کا پانچواں مفہوم: مایوس ہوجانا

اللہ تعالی کے دین کی فتح سے دستبردار ہوجانا، ہمت ہار دینا اور نا امید ہوجانا ہے، یہ ایک ایسی ذہنی حالت ہے جو ایمان کے منافی ہے، یہ کفار کی خاصیت ہے وہ جلد ہمت ہار جاتے ہیں لیکن مسلمان کبھی ہمت نہیں ہارتا، اگر آپ ذہنی طور پر فتح کیلئے تیار ہیں تو پھر آپ بالآخر اللہ تعالی کی توفیق سے کامیاب ہی ہوں گے، فتح سے نا امید اور مایوس ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔

کفار نے آج ملٹری اور میڈیا کی جو بھاری بھر کم مہم جوئی شروع کر رکھی ہے، اس نے بہت سے مسلمانوں کو مایوس اور نا امید کر دیا ہے، کچھ مسلمانوں نے مجاہدین کی اعانت اس وجہ سے ترک کردی ہے کہ بظاہر یہ ایک ہاری ہوئی بازی ہے، یہ مسلمان کامیابی کو صرف میدان جنگ کے طور پر سمجھتے ہیں لہذا یہ مایوس ہوجاتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ امت میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو دشمن کے خلاف کھڑے ہوئے بغیر اور لڑے بغیر ہی ہار مان چکے ہیں، میڈیا کی مہم جو پوری امت میں پھیل رہی ہے مسلمانوں کے بغیر کوشش کیے مایوس ہوجانے کا سبب بن رہی ہے، پھر جب وہ ذہنی طور پر شکست کھا جاتے ہیں تو پھر وہ اس شکست کو جواز فراہم کرنے کیلئے اسلامی دلائل تلاش کرتے ہیں۔

دشمن چاہے کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو، ایک مسلمان کو کبھی فتح سے دستبردار نہیں ہونا چاہیئے، قطعا کبھی بھی نہیں! اگر ہم اس شکست کو اپنے دلوں میں آنے دیں گے تو پھر ہم اس عظمت سے محروم رہ جائیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ میں ہار جانے باوجود ہمارے لئے بیان کر رکھی ہے، جیسا کہ غزوۂ اُحد کے واقعے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَاتَهِنُوا وَ لَاتَحْزَنُوا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (آل اعمران:139)

اور ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو کیونکہ تم ہی سربلند ہونگے اگر تم مؤمن ہوں، اگر ہم حقیقی مؤمن ہونے کے دعویدار ہیں تو پھر ہمیں فتح سے مایوس ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

⑥ ناکامی کا چھٹا مفہوم: جہاد کا علم ترک کر دینا

جہاد کا علم ترک کر دینا ناکامی ہے، ہمارے دشمن ہم سے کیا چاہتے ہیں، دشمن کو ہماری نمازیں پڑھنے اور ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے غرض نہیں ہے، وہ ایک چیز جس سے دشمن روکنا چاہتے ہیں وہ جہاد ہے، وہ چاہتے ہیں کہ اب اور جہاد نہ کرو، اگر ہم انہیں وہ مہیا کردیں جو وہ چاہتے ہیں تو ہم ناکام ہیں، وہ اسی چیز کے متقاضی ہیں، ہر وہ مسلمان جو آج جہاد فی سبیل اللہ نہیں لڑ رہا وہ دشمن کو یہ فتح مفت میں فراہم کر کے اس کی مدد کر رہا ہے، جہاد کسی بھی صورت میں ترک کر دینا چاہے وہ عقیدے کی صورت میں ہو یا نظریات کی صورت میں یا پھر ہتھیار اٹھا کر جہاد فی سبیل اللہ لڑنے (قتال) کی صورت میں، ناکامی ہے۔

⑦ ناکامی کا ساتواں مفہوم: عسکری کامیابی سے مایوس ہوجانا

عسکری کامیابی سے نا امید ہونا ناکامی ہے، یہ ناکامی کی مذکورہ بالا پانچویں صورت کے مماثل ہے۔

⑧ ناکامی کا آٹھواں مفہوم: دشمن کا خوف

دشمن کا خوف موت ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں:

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَائَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (الاعمران:175)

ترجمہ: یہ خبر دینے والا شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو اگر تم مؤمن ہو

اللہ تعالی طائفۃ المنصورۃ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ولا یخافون لومۃ لائم" (المائدہ:54)

اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

عسکری شکست کے بعد مسلمانوں کو یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ شکست کی وجہ یہ تھی کہ ہم تعداد میں کم تھے یا دشمن کی ٹیکنالوجی زیادہ تھی تاکہ اس کی وجہ سے وہ دشمن سے خوف کھائے۔

میدان جنگ میں ناکامی متعدد وجوہات کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

1: اللہ تعالی آپ کو آزمانا چاہتا ہے۔

2: اللہ تعالی آپ کا تزکیہ (پاکی وصفائی) کرنا چاہتے ہیں۔

3: آپ اپنی گناہوں کی وجہ سے شکست خوردہ ہوئے۔

پس ہمیں تیاری کے معاملے میں اپنے طور پر حتی الوسع بہترین کوشش کرنے کی ضرورت ہے، کلیے قاعدے کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ دشمن کے پاس کیا ہے بلکہ کلیے قاعدے کی بنیاد اللہ تعالی کے احکامات کی پیروی ہے۔ جسمیں تیاری شامل ہے، حتی کہ اگر ہماری استطاعت دشمن کی اصل طاقت کا محض 10/1 حصہ ہی کیوں نہ ہو، پر ہم وہ کر چکے جس کا حکم اللہ نے اپنی شریعت میں ہمیں دے رکھا ہے پس ہمیں اس سے زیادہ کیلئے جوابدہ (مکلف) نہیں۔

☆☆☆☆☆☆

اتفاق واتحاد کی اہمیت

مولانا ابو ناصر صاحب

اتفاق و اتحاد کی اہمیت سے کوئی بھی بشر انکار نہیں کر سکتا، بشر کیا جانور تک اس ضرورت کو محسوس کرتے ہیں اور اس کو حتی الامکان قائم کرنے اور قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اور پھر کمزوری کے وقت اتحاد و اتفاق کی ضرورت بہت بڑھ جاتی ہے، لہٰذا کمزور جانور بھی جب گھاٹ پر پانی پینے کے لئے جاتے ہیں تو باقاعدہ منظم جماعت بنا کر اتحاد و اتفاق سے جاتے ہیں۔

آج مسلمان جن حالات سے گزر رہے ہیں وہ خون کے آنسو رلا دینے والے ہیں، بلا مبالغہ، ہمارے پاس ایسے الفاظ نہیں جن میں ہم مسلمانوں کی موجودہ تقسیم در تقسیم در تقسیم والی افراتفری والی ابتر حالت کو بیان کر سکیں، چھوٹے چھوٹے ممالک میں تقسیم، ہر ملک میں صوبہ جاتی تقسیم، لسانی تقسیمیں، قومیت کی بنیاد پر تقسیمیں، اور پھر ہر تقسیم کے اندر تقسیمیں، تقسیم در تقسیم کا ایک افسوس ناک سلسلہ ہوتا ہے، ان جغرافیائی ملکی صوبائی ضلعی تحصیلی قومی اور لسانی تقسیموں کے علاوہ، دشمنوں نے اور خود مسلمانوں کی شومی اَعمال نے بھی مسلمانوں کو فکری اور نظریاتی تقسیم سے دوچار کیا ہے، دینداروں اور دنیا داروں اور ملا و مسٹر کی تقسیم، قدامت پسندوں اور جدت پسندوں کی تقسیم، اور پھر دینداروں کے اندر فرقہ واریت کی انتہائی ظالم اور مسموم بیج کاری کی گئی ہے جو انتہائی افسوس ناک اور ناقابل بیان حد تک کرب ناک ہے، اور افسوس بالائے افسوس یہ ہے کہ ہزار مشکلات سے گزر کر مجاہدین کے چھوٹے چھوٹے لشکر جب فتح کی جانب گامزن ہونے لگتے ہیں تو یہی مسموم ہوائیں ان کے اس اتحاد کو پارہ پارہ کر دیتی ہیں جو خون اور آہوں اور سسکیوں کے ہزاروں دریا کو عبور کرنے کے بعد وجود میں آچکا ہوتا ہے اور جو ان کے لئے سانس سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔

ان حالات میں اتحاد و اتفاق کی ضرورت جتنی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، خاص طور پر مجاہدین کو چاہئے کہ وہ اتحاد و اتفاق کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں، اور اس افتراق سے ہزاروں میل دور بھاگیں جو نفسانی خواہشات کی بنیاد پر ہو یا جس کی بنیاد تنظیم پرستی ہو یا علاقہ پرستی یا قوم پرستی وغیرہ ہو، ہر مجاہد کا وہ ذہن ہونا چاہئے جو حضرات انصار رضي الله عنهم کا تھا، جن کو رسول ﷺ نے بتایا تھا کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی لیکن تم نے صبر کرنا ہے یہاں تک کہ تم حوض پر آ کر مجھ سے مل لو۔

إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ (البخاري في المغازي في غزوة الطائف)

ذیل میں چند نکات پیش کئے جا رہے ہیں، اس امید کے ساتھ کہ مجاہدین بھائی ان کو دل کی آنکھوں سے پڑھیں گے اور نئے عزم اور نئی امید کے ساتھ زخم زخم امت کو جانب منزل لے جانے کے لئے اتحاد کی جانب قدم بڑھائیں گے، ان شاء اللہ۔

(1) مجاہدین کی ذہنی تربیت کی جائے تاکہ ملک پرستی، قوم پرستی، تنظیم پرستی یا علاقہ پرستی وغیرہ ان کے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکیں، یاد رکھیں کہ یہ ایسی خبیث بلائیں ہیں جو انسان کی رگوں میں گھسی رہتی ہیں اور کسی بھی موقع پر سر اٹھا لیتی ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے بھی بعض دفعہ یہ خبیث نعرے لگے ہیں جیسے ایک سفر میں معمولی سی بات پر تکرار کی وجہ سے یاللأنصار اور یا للمهاجرين کے نعرے لگے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پھرتی سے فوری حکمت سے معاملے کو قابو کر لیا، اس طرح ایک مجلس میں ایک یہودی کی شرارت سے قریب تھا کہ اوس و خزرج لڑ پڑیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی بروقت کارروائی نے فتنے کو سر اٹھانے نہیں دیا، تو مقصد کہنے کا یہ تھا کہ ان فتنوں کے خلاف بہت زیادہ محنت ہونی چاہئے، مجاہدین کی ہر وقت خبر گیری کرنی چاہئے کہ کوئی ان فتنوں میں مبتلا تو نہیں ؟ اور ان تمام فتنوں کا علاج یہ ہے کہ انہیں یہ سمجھایا جائے کہ مسلمان ایک امت، ایک جسم ہیں اور یہ ملک یہ صوبے یہ قومیں کلمے کی برادری پر اثر انداز نہیں ہو سکتے، صرف یہ نہیں کہ بچوں کی طرح ان کو یہ سبق یاد کرایا جائے بلکہ ان کے سینوں میں اس احساس کو زندہ احساس کے طور پر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

2 دشمن کے باہمی اختلافات کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اتحاد سے عبرت دلائی جائے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ بھی مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو گئے جو ایک دوسرے کے خلاف ایٹم بم مار چکے ہیں۔

3 اتحاد و اتفاق کی آیات و احادیث کا باقاعدہ درس ہوتا رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین و اسلاف امت رحمہم اللہ کے اس سلسلے میں واقعات کے مذاکرے ہوتے رہیں۔

4 فروعی مسائل میں اختلاف پر سختی سے پابندی ہو، تمام بھائیوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک ہمارا ہی امام ہے اور ان ائمہ کرام کی تعظیم سکھا دی جائے، ان میں سے ہر ایک علم و عمل کا آفتاب و ماہتاب تھا۔

5 روزانہ خود بھی اتحاد و اتفاق کی دعائیں مانگیں اور دوستوں سے بھی کہیں، بالکل اسی طرح جیسے آپ کے گھر میں کوئی سخت مریض ہو یا کوئی بڑی پریشانی ہو تو آپ خود بھی دعائیں مانگتے ہیں اور دوسروں سے بھی درخواست کرتے ہیں۔

6 جب تک مجاہدین تنظیم پرستی کے خول سے باہر نہیں آتے وہ کامیابی اور ترقی کے خواب دیکھنا چھوڑ دیں، اگر فوری طور پر تمام تنظیموں کو ایک کرنے میں مشکلات ہوں تو کم سے کم کرنے کے لئے جان توڑ کوششیں کی جائیں، اور ابتداء ہر تنظیم خود سے کرے، یعنی وہ خود ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو، ایک امیر پر اگر متفق نہ ہوا جا سکے تو مجبوری کی صورت میں یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ تمام امراء پر مشتمل ایک شوری بنائی جائے، اور ان تمام اُمراء کو وقتاً فوقتاً اتحاد و اتفاق اور ایثار و قربانی کی تلقین کی جاتی رہے، یہ شوریٰ اپنی تمام کارروائیوں خاص طور پر مظلوموں کے انتقام اور قیدیوں کی رہائی میں تنظیم پرستی پر امت مسلمہ اور جہاد کے مفاد کو ترجیح دے۔

> فروعی مسائل میں اختلاف پر سختی سے پابندی ہو، تمام بھائیوں کو یہ باور کرایا جائے کہ ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک ہمارا ہی امام ہے اور ان ائمہ کرام کی تعظیم سکھا دی جائے، ان میں سے ہر ایک علم و عمل کا آفتاب و ماہتاب تھا۔

7 اتحاد و اتفاق اور محبت کی فضاء کو قائم رکھنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دشمن کے اتحاد کو توڑا جائے اور اس کے لئے ہر ممکن تدبیر سوچی جائے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے، مثلاً: پشتون فوجیوں کو احساس دلایا جائے کہ تمام آپریشنز پشتونوں میں ہی کیوں، فوج کے اندر قومیتوں اور لسانیتوں کو ڈھونڈا جائے اور ان میں موجود دیگر کمزور پہلوؤں کو ڈھونڈا جائے، اس کام کے لئے مجاہدین کے علاوہ دیگر مسلمانوں کی مدد بھی لی جا سکتی ہے۔

8 یاد رکھیں کہ مجاہدین کا کوئی بھی پروگرام کوئی بھی منصوبہ تقوی کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا، اس لئے ہر منصوبے اور ہر مقصد میں بنیادی کردار تقوی کا ہی ہے لہذا تقویٰ کو اختیار کیا جائے۔

وما علینا الا البلاغ

حزب الاحرار کے اغراض و مقاصد

تنازعات: پاکستان کے تمام متنازعہ خطے اور متنازعہ معاملات جو فوج کے پیدا کردہ ہیں ہم ان میں فوج کے موقف کے مخالف ہیں اور کسی بھی متنازعہ امر میں وہاں کے مقامی باشندوں کی رائے کو مقدم سمجھتے ہیں۔

اتحاد: پاکستان کے اندر اسلامی نظام اور اپنے حقوق کیلئے لڑنے والے تمام جبہات، قوموں اور تنظیموں کو ہم اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ ہر معاملے میں اتفاق و اتحاد اور ملکر جدوجہد کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔

فلاحی امور: وطن عزیز کے اندر عوام کو صحت، تعلیم اور ہر طرح کے فلاحی امور کی ضرورت ہے، اس لئے ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کسی بھی فلاحی کام کے مخالف نہیں ہیں اور حتی الوسع فلاحی امور میں تعاون کرتے ہیں۔

ظالم اور فاسق حکمران کے خلاف خروج (چہ جائیکہ کفری نواز حکمران) اور امام ابو حنیفہؒ کا خروج کی حمایت

"الیافعیؒ نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ ابراہیم الصائغؒ کے لئے لوگوں کو علی الاعلان جہاد پر ابھارتے تھے اور لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ ان کے ساتھ ہو کر حکومت کا مقابلہ کرو۔ امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیمؒ کے زمانے میں امام ابو حنیفہؒ ان کی حمایت میں بڑے شد و مد کے ساتھ بولنے لگے تھے۔ کوفہ کے مشہور محدث ابراہیم بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہؒ سے ابراہیم بن عبد اللہ کے خروج کے زمانے میں دریافت کیا کہ فرض حج ادا کرنے کے بعد آپ کا کیا خیال ہے کہ (نفلی) حج کرنا زیادہ بہتر ہے یا اس شخص یعنی ابراہیم کی رفاقت میں حکومت سے مقابلہ کرنا زیادہ ثواب کا کام ہے؟ ابراہیم بن سویدؒ لکھتے ہیں کہ غور کے ساتھ میں نے دیکھا کہ امام ابو حنیفہؒ فرما رہے ہیں: اس جنگ میں شرکت ایسے پچاس حج سے زیادہ افضل ہے" (بحوالہ امام ابو حنیفہؒ کی سیاسی زندگی، مؤلف سید مناظر حسن گیلانیؒ: ص، ۲۴۳)

مدثر اقبال کی کہانی، ان کی زبانی

قسط نمبر :1

بتاتا چلوں کہ میرا نام مدثر اقبال میرے والد کا نام نعمت علی ہے میں پنجاب کے شہر سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں تحصیل نارووال کے ایک چھوٹے سے گاؤں شمشیر پورہ میں پیدا ہوا، جہاں انتہائی سادہ رسم و رواج کے ساتھ زندگی گزاری جاتی ہے۔

کہانیاں تو آپ نے بہت سنی ہوں گی لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایسی کہانی آپ نے پہلے کبھی نہں سنی ہو گی، ابھی تھوڑا سا بتاتا چلوں کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے، اور میں ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا ہوں، جہاں زندگی سادہ رسم و رواج کے مطابق گزاری جاتی ہے، اور میرے آباء واجداد کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے، میرے باپ دادا پرانے زمانے کے بہت ہی سادہ مزاج لوگ تھے، اسلیے میرا بچپن بھی بہت سادہ تھا، میرے والد صاحب کے چھ بھائی تھے، جن میں میرے والد سب سے بڑے تھے، میرے والد پورے علاقے میں شرافت سے جانے جاتے تھے، وہ انتہائی شریف اور سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے، لیکن میری عادت ان سے مختلف تھی جس پر وہ مجھے ہمیشہ ڈانٹتے بھی تھے، لیکن میں لاڈلا تھا اور میں نے ان کے لاڈ پیار کا غلط فائدہ اٹھایا۔

ابتدائی تعلیم میں نے گاؤں میں ہی حاصل کی، پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے نزدیک ایک قصبے میں انگلش میڈیم سکول میں داخلہ لیا، میرے والد صاحب کا صرف ایک ہی شوق تھا کہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے فوج میں افسر بنوں، میں تعلیم میں کافی ذہین تھا، لیکن تعلیم کا شوق تھا کہ پاس سے بھی نہ گزرتا، میرے والد چاہتے تھے کہ میں ہر وقت کتابوں کا مطالعہ کروں اور کوئی کام نہ کروں لیکن میری سوچ ایسی بلکل نہ تھی، میں چاہتا تھا کہ میں ہر وقت کھیلوں اور محلے کے شور شرابے اور جھگڑوں میں وقت گزاروں، اس وجہ سے ابو کی ہر روز ڈانٹ سننے کو ملتی، میں آئے روز کی اس دانٹ بے حد تنگ آیا ہوا تھا، پھر ایک دن ایک ترکیب سوجھی اس ڈانٹ سے چھٹکارہ پانے کیلئے اور وہ یہ تھی کہ میں جہاں بھی جاتا ساتھ کتاب لیے جاتا، بس اس دن سے ڈانٹ ختم ہوگئ، بس اب سے مجھے فل موقع مل گیا، اب جہاں بھی جانا چاہوں تو آسانی سے جاسکتا اگر ابو پوچھتے تو کہتا ٹویشن کیلئے جارہا ہوں پھر وہ جانے دیتے اور پیسے بھی دیتے، میرے ابو کے ساتھ تعلق کافی اچھے ہو گئے، اب ابو مجھے نہ ڈانٹتے تھے اور نہ ہی کچھ کہتے، اب میں سارا دن دوستو کے ساتھ وقت گزارتا اور بلکل بھی پڑھائی نہ کرتا، میرے دوست بھی بس میری طرح کے تھے، ان کو بھی پڑھنے کا شوق نہ تھا، وہ مجھے اکثر کہتے کہ یہ کتاب ساتھ نہ لایا کر کیونکہ اس کو دیکھ کر ہمیں غصہ آتا ہے، کہیں تو ہم سے دور نہ ہو جائے، مطلب کہیں پاس ہو کر دوسری کلاس میں نہ چلا جائے، تو میں انکو تسلی دیتا اور کہتا کہ اس کتاب کے علاوہ اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے، اور تم فکر نہ کرو میں کہیں نہیں جانے والا بس کتاب لانے کا مطلب آپ کو پتہ ہونا چاہئے، یہ صرف ابو والی چیکنگ پوسٹ والا پاسپورٹ ہے۔

ایک دن میرے دوست مجھے کہنے لگے کہ تیرے ابو تیری تعلیم پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں، کہ اب تم جھوٹ جھوٹ کتابیں لیکر بھی گھومنے لگے، میں ایک دن میرے دوست مجھے کہنے لگے کہ تیرے ابو تیری تعلیم پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں، کہ اب تم جھوٹ جھوٹ کتابیں لیکر بھی گھومنے لگے، میں نے جواب دیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ میں فوجی افسر بنوں، وہ پوچھنے لگے کہ فوج میں کیوں؟ کسی اور محکمہ میں کیوں نہیں؟ اتنی نوکریاں ہیں، مثلاً: بینک ملازمت، وپڈا، ریلوے، پولیس، وکالت، ٹیچینگ، وارڈن یا کوئی بزنس کر لیں، نہیں تو باہر ملک چلے جانا، بس ان کے سوال کا جواب میرے پاس نہیں تھا، لیکن اس سوال سے میرے ذہن میں کئی سوالات آنے لگے، جب میں گھر گیا تو ابو سے سوال شروع کرنے لگا کہ میں فوج میں کیوں جاؤں؟ اور بھی تو اتنے سارے محکمے ہیں ان میں نوکری کر لوں گا، بس فوج کی نوکری نہیں کرنی ہے، مجھے پسند نہیں، میں یہ نہیں کروں گا، ابو تو غصے میں آگئے، کہنے لگے تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے، اب تو اور بھی پھنس گیا، ابو تو شروع ہی ہو گئے، اتنی تعریفیں شروع کر دیں کہ میرے دل میں گھر کر گئیں، یہاں ایک اور بات بتاتا چلوں کہ پاکستان کے لوگوں کا خاص طور پر میرے علاقے کے لوگوں کا یقین صرف اور صرف فوج پر ہے، اتنا بھروسہ کرتے ہیں کہ اتنا وہ خود پر نہیں کرتے، اگر کوئی اچھے رشتے کی تلاش میں ہے شادی کیلیے، تو بس اس کا فوج میں ہونا ضروری ہے، اگر کوئی فوج میں ہے اور اس میں کئ ساری غلطیاں بھی ہیں جن کی وجہ سے لوگ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ نہیں دیتے تو کوئی بات نہیں، بس یہ فوج میں ہے یہی کافی ہے، یہ تو کیا بول کہہ رہا ہے، تو فوج کی نوکری نہیں کرے گا، یہ حلال روزی نہیں کمائے گا تو کیا کرے گا؟ یہ ثواب کا کام ہے نوکری نہیں بلکہ عبادت ہے، اس نوکری میں حلال روزی ہے، باقی تقریبا سارے محکموں میں حرام روزی ہے، اس میں رشوت چلتی ہے، صرف یہ ایک محکمہ ہے جس میں رشوت نہیں ابو کا خطاب یہیں رک گیا۔

بس دوستو!میں نے یہ سوال اس لیے کیے کہ میری جان چھوٹ جائیگی لیکن اب میں اس میں اور بھی پھنس گیا۔

میرا شوق تھا کہ ہر روز کوئی نئی جگہ یا نیا کام دیکھوں، تماشے کروں دنیا جہاں کے اور اس میں میں کافی حد تک کامیاب بھی تھا، اسی طرح وقت گزرتا گیا، اور میں اپنے دل میں ادھوری امیدیں لیے نا چاہتے ہوئے فوج کی نوکری کی تیاری کرتا رہا،

بقیہ:صفحہ نمبر (16)

جہاد آسمانی آفات کا قائم مقام ہے

مفتی بلال صاحب

الحمدللہ وحدہ الذی لہ الخلق و الامر وھو یخلق کما یشاء و یأمر کیف یشاء و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الذی بعث باربعۃ سیوف لیظھر الدین علی الادیان کلھا امابعد!

فاعوذو باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"و لایشاء اللہ لاتنصر منھم"

اللہ تعالی کی ایک ہے قدرت اور ایک ہے قانون۔قدرت یہ ہے کہ اللہ تعالی بغیر ماں ، باپ کے کسی کو پیدا فرما دے جیسے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا لیکن قانون یہ نہیں۔قانون تو یہ ہے کہ اولاد ماں ، باپ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہے۔بالکل اسی طرح قدرت یہ ہے کہ اللہ تعالی امت محمدیہؐ کے سرکش کفار کو بھی آسمانی عذاب سے ہلاک کر دیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے؛

و لو یشاء اللہ لانتصر منھم (سورۃ محمد)

اور اگر چاہے اللہ بدلے لے ان سے

علامہ شبیر احمد عثمانی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں؛یعنی خدا کو قدر ہے کہ ان کافروں کو کوئی آسمانی عذاب بھیج کر عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کر ڈالے(تفسیر عثمانی؛ج۲ ، ۵۶۲)

پہلی نافرمان قوموں کے ساتھ اللہ تعالی کا قانون یہی تھا کہ ان کو براہ راست آسمانی عمومی عذاب سے تباہ و برباد کیا۔اب سوال یہ ہے کہ آپ ﷺ کے مد مقابل جو نافرمان قومیں تھیں ان پر کونسا آسمانی عذاب آیا جس سے وہ سارے کے سارے صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہوں جبکہ ان میں سے بعض یہ مطالبہ ہی کرتے رہیں ہیں۔

اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب عظیم (الانفال آیت ۳۲)

اے اللہ اگر یہی قرآن آپ کی طرف سے حق ہے تو ہم پر پتھر برسا دیجئے یا کوئی دوسرا سخت عذاب نازل کر دیجئے۔

اللہ تعالی سبحانہ و تعالی نے اس کا جواب بھی خود ارشاد فرمایا؛"و ما کان اللہ لیعذ بھم و انت فیھم "یعنی اللہ ایسا نہیں کریں گے کہ آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے ان پر عذاب نازل کرے یہ پہلی وجہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے "و ما کان اللہ لیعذبھم و ھم یستغفرون" (الانفال : ۳۳) یعنی اللہ تعالی ان پر عذاب نازل کرنے والے نہیں جبکہ وہ استغفار کرتے ہیں۔

اس بارے میں حضور ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ اللہ تعالی نے میری امت کیلئے دو امن اتارے ہیں پھر یہ مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد فرمایا؛

فاذا مضیت ترکت فیھم الاستغفار الی یوم القیامۃ (ترمذی)

"پس جب میں فوت ہوجاؤں گا تو میں چھوڑ کر جاؤ نگا ان میں استغفار قیامت کے دن تک"

آپ ﷺ کا ہی فرمان ہے؛"العبد آمن من عذاب اللہ استغفر اللہ غزو جل"کہ بندہ اللہ تعالی کے عذاب سے امن میں رہتا ہے جب تک کہ وہ استغفار کرتا رہتا ہے(مسند احمد ماخوذ از تفسیر ابن کثیر؛ج۲ ، ص۴۰۳)

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛"عزتی و جلالی لاازال اغفر لھم ما استغفرونی" میرے عزت اور میرے جلال کی قسم جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو معاف کرتا رہونگا (مستدرک ،حاکم)

اب سوال یہ ہے کہ نافرمانوں کو اب کھلی چھٹی ہے اور دنیا میں اب ان کو کسی قسم کا کوئی عذاب نہیں ملے گا۔اس کا جواب بھی اللہ تعالی نے خود ہی ارشاد فرمایا؛"و مالھم ان لا یعذبھم اللہ "اور ان میں کیا بات ہے کہ عذاب نہ کرے ان پر اللہ(الانفال؛۳۴) مقصد عمومی عذاب اُمت پر نہیں آئے گی جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تو اب پھر سوال یہ ہے کہ اس امت کے سرکش کفار اور اس کے دوستوں پر عذاب کی کیا صورت ہوگی۔اس کا جواب بھی اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا؛" قاتلوھم یعذبھم اللہ بأیدیکم "(توبہ؛۶)ان سے قتال کرو اللہ تعالی ان کو عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں سے۔

اب سوال یہ ہے کہ نافرمانوں کو اب کھلی چھٹی ہے اور دنیا میں اب ان کو کسی قسم کا کوئی عذاب نہیں ملے گا۔اس کا جواب بھی اللہ تعالی نے خود ہی ارشاد فرمایا؛"و مالھم ان لا یعذبھم اللہ" اور ان میں کیا بات ہے کہ عذاب نہ کرے ان پر اللہ(الانفال ؛۳۴)مقصد عمومی عذاب اُمت پر نہیں آئے گی جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تو اب پھر سوال یہ ہے کہ اس امت کے سرکش کفار اور اس کے دوستوں پر عذاب کی کیا صورت ہوگی۔اس کا جواب بھی اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا؛"قاتلوھم یعذبھم اللہ بأیدیکم" (توبہ؛۶) ان سے قتال کرو اللہ تعالی ان کو عذاب دے گا تمہارے ہاتھوں سے۔

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں ؛ اس امت میں کفار سے جہاد و قتال کی مشروعیت در حقیقت ایک رحمت ہے کیونکہ وہ آسمانی عذابوں کے قائم مقام ہے کیونکہ کفر و شرک اور اللہ سے بغاوت کی سزا پچھلے قوموں کو آسمانی اور زمینی عذابوں کے ذریعے دی گئی ہے۔امت محمدیہ میں ایسا ہوسکتا تھا مگر رحمۃ العالمین کی برکت سے اس امت کو ایسے عام عذابوں سے بچا لیا گیا اس کے قائم مقام جہاد شرعی کو کر دیا گیا جس میں بنسبت عذاب عام کے بڑی سہولتیں اور مصلحتیں ہیں۔

اول: تو یہ ہے کہ عذاب عام میں پوری قومیں مرد ، عورت ،بچے اور بوڑھے سب ہی تباہ ہوتے ہیں اور جہاد میں عورتیں اور بچے تو مامون ہیں ہی مرد بھی صرف وہی اس کی زد میں آتے ہیں جو اللہ کے دین کی حفاظت کرنے والے کے مقام پر قتال کیلئے آکھڑے ہوں پھر اس میں بھی سب مقتول نہیں ہوتے بلکہ بہت سے لوگوں کو اسلام و انعام کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔نیز جہاد کی مشروعیت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے جہاد و قتال کے دونوں فریق مسلمان اور کافر کا امتحان

بقیہ:صفحہ نمبر(16)

خطاب ان سے جو مقصد سے گئے

مفتی شفق صاحب

جہادی سفر جس طرح مقدس ہے اور جس قدر زیادہ اس پر اجر و ثواب ملتا ہے تو اسی طرح اس راہ میں پیش آنے والے مشکلات بھی زیادہ ہوتے ہیں، کیونکہ اجر و ثواب تکالیف و آزمائشوں اور امتحانات کے موافق ہوتا ہے، حدیث مبارکہ ہے کہ "أشدّ البلایا علی الأنبیاء ثم الأمثل فالأمثل, یعنی بڑی مصیبتیں انبیاء علیہم السلام پر آتی ہیں اور پھر اسی طرح بتدریج" تو مجاہدین کا بھی درجہ اونچا ہے اسلئے ان پر بھی مصائب زیادہ ہونگے تو انہیں حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا، اس مقدس راہ میں ثابت قدم رہنا ہوگا اور یاد رکھنا کہ مجاہدین کی صفوں میں پرائے لوگ ہیں جو ان کے مابین خلل ڈالنا چاہتے ہیں تو ان کے بارے ایک مختصر تحریر لکھنا چاہوں گا۔

محترم قارئین!

جس طرح کہ ہمارے علم میں ہے کہ یہ جہاد جو ہم عرصۂ دراز سے کررہے ہیں، یہ ہماری کوئی ذاتی مسئلے، شہرت اور عہدے کی جنگ نہیں ہے، بلکہ یہ صرف اور صرف اعلاء کلمۃ اللہ اور اللہ کے نازل کردہ قانون کی حاکمیت کیلئے ہے، وطن عزیز پر قابض دشمن نے زمین و آسمان کے الہ کو چھوڑ دیا ہے اور خود کو اور اپنی خواہشات کا آلہ بنایا ہوا ہے، ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الجاثیہ کے آیت نمبر 23 میں فرماتے ہیں "من اتخذ الھہ ھواہ" جس نے خواہشات کو اپنا الہ بنایا ہے "و اضلہ اللہ علی علم" اور اسے اللہ تعالیٰ نے اس کے علم کے باجود گمراہ کیا ہے، یعنی قرآن اس کے سامنے ہے مگر اس نے بجائے اسکے کہ اس پر عمل کیا جائے پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے اور اس کی زندہ مثال آج کل ظاہر ہے کہ جو قانون یہ ناپاک حکمران پارلیمنٹ میں بیٹھ کر نافذ کرتے ہیں، وہ اپنی ہی خواہشات کے مطابق بناتے ہیں اور یہی فرعون کا طرز عمل تھا جو اس کے من میں آتا وہ قانون ہوتا اور اسکی مخالفت کرنے والے کو مجرم سمجھا جاتا تھا، اور اصل مقصد فرعون کا بھی یہی تھا کہ میری بات اور میرا بنایا گیا قانون آخری فیصلہ ہوگا اور یہی ہمارے اس غلیظ دشمن کا بھی عقیدہ ہے اور اسی بناء پر یہ جنگ بھی ہے کہ قانون آپ کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اللہ کا نازل کردہ ہوگا۔

اس آیت "و اضلہ اللہ علیٰ علم" کے تحت علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں "أی بعد بلوغ العلم و قیام الحجۃ علیھم"(ابن کثیر ص۱۶۴۔ ج۴) یعنی اللہ نے انہیں گمراہ کیا ہے حصول علم اور ان پر حجت قائم ہونے کے بعد، اس میں وہ علماء بھی شامل ہیں جو باوجود علم کے ان کی پیروی کرتے ہیں اور اسی آیت کریمہ میں ارشاد ہے "ختم علیٰ سمعہ و قلبہ" اور سورۃ البقرۃ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "ختم اللہ علیٰ قلوبھم" یعنی ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگائی ہے کیونکہ وہ ظاہری طور پر سنتے تو ہیں مگر نفع نہیں اٹھا سکتے ان کے سماعِ قبول پر اللہ نے مہر لگائی ہے اور اسی اشاد باری تعالیٰ کے تحت وہ مجاہدین بھی آتے ہیں جو پہلے تو مقدس جہاد میں رہے اور ان پر اس غلیظ کافر کا کفر بھی روز روشن کی طرح واضح ہوا مگر پھر بھی انہی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور ان کے سامنے سرنڈر کردیا اور اس کے مقابل اللہ تعالیٰ مؤمنین کی صفات سورۂ آل عمران میں کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں "فما وھنوا لما أصابھم في سبیل اللہ" اور وہ راہ خدا (جہاد) میں پڑنے والی مصیبتوں سے کمزور نہ ہوئے اور نہ ہی وہ سست ہوئے تھے اور نہ ہی ان میں کچھ نرمی آئی، مفسرین اس آیت کریمہ کا معنیٰ اس طرح فرماتے ہیں "فما وھنوا باعتبار الإرادۃ" یعنی وہ سست نہیں ہوئے تھے ارادے کے اعتبار سے، "وما ضعفوا من مقابلۃ العدوِّ" اور دشمن کے مقابلے سے کمزور بھی نہ ہوئے تھے "وما استکانو باالتسلیم إلی العدوِّ" اور نہ نرم ہوئے تھے کہ دشمن کو تسلیم ہو جائیں اور اسی طرح امام قرطبی فرماتے ہیں "بأنھم صبروا ولم یفروا و وطنوا أنفسھم للموت" اس لئے کہ انہوں نے صبر کیا تھا، راہ فرار اختیار نہیں کیا اور خود کو موت کے سپرد کردیا تھا، اسی طرح بعض مفسرین نے معنی کیا ہے کہ "فما وھنوا أی ما عجزو و ما جنبوا" یہ کہ وہ نہ تو عاجز ہوئے تھے ان تکالیف کی وجہ سے اور نہ ہی بزدل ہوئے تھے "ماضعفوا أی ما فتروا عن الجھاد" یعنی وہ اللہ کی راہ میں جہاد سے پیچھے نہیں ہٹے، جہاد چھوڑا نہیں۔

اسی طرح تفسیر زجاج میں ہے "وما استکانوا أی ما ارتدو عن بصیرتھم" یعنی وہ اپنے نظریئے سے نہیں پھرے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معنیٰ فرماتے ہیں "ماضعفوا لعدوھم" یعنی کہ وہ اپنے دشمن کے مقابل میں عاجز نہیں ہوئے اور ان کے سامنے اپنی عاجزی و شکست کو تسلیم نہیں کیا جن کے بارے پہلے ان کا عقیدہ کفر کا تھا، جن سے وہ اللہ کی راہ میں جنگ کو حق جہاد سمجھتے تھے اور اب وہ اپنے نظریئے سے پھر گئے، یہ مؤمن کی صفات میں سے نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ خود ایسے لوگوں کی حرکات اور تسلیم ہونے پر مسلمانوں اور مجاہدین کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ غمگین نہ ہوں اور فرماتے ہیں؛

"ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر"

اور غمگین نہ کریں آپ کو وہ لوگ جو کفر کی طرف دوڑتے ہیں ۔

محترم مجاہدین!

آپ کو جان لینا چاہئے کہ ہمارے مکار دشمن نے ایک مکر کے تحت پالیسی میں کچھ نرمی شروع کی ہے تو یہ بعض ناسمجھ لوگ بھی انکی اس چال میں آکر ان کی طرف بھاگ اٹھے جو صرف اور صرف انہی (ناسمجھ مجاہدین) کیلئے نقصاندہ ثابت ہوسکتی ہے، نہ تو یہ لوگ جہاد کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی راہ حق کے مجاہدین کو۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا، اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے اور دین الہٰی پر عمل پیرا تھے مگر بعد میں مشرکین کے خوف سے اپنے عمل و نظریئے سے پھرگئے، اسی طرح تفسیر ابن کثیر میں سورت نحل کی ایت نمبر 106 کے تحت عبداللہ بن حذیفہ السھمی کے بارے لکھا گیا ہے کہ رومیوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا اور اس کے سامنے اس کے ساتھیوں کو گرم ہانڈی میں ڈال دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ انکی ہڈیاں گوشت میں سے آشکارہ ہوجاتیں مگر وہ تسلیم ہونے والے نہیں تھے پورا واقعہ طوالت کی وجہ سے ذکر نہیں کرسکتا، کسی عالم سے اس بارے پوچھا جائے تو مجاہد کی صفت معلوم ہوجائیگی کہ ان کو کتنا حوصلہ رکھنا چاہئے اور کتنی بڑی بڑی

مصیبتوں پر صبر کرنی چاہیئے ، آخر میں مجاہد بھائیوں کو صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ضمیر کیسے تسلیم کریگا کہ آپ اس مجاہد کے قاتل کے پاس جاکر بیٹھ جائیں جو اپنے گھر، ماں، باپ اور اولاد سب کچھ آپ کیلئے بے سہارا چھوڑ کر تشکیل پر چلا جاتا تھا ، اپنے سگے بھائی کی خاطر کسی سے دشمنی نہیں کرتا مگر اللہ کیلئے آپ کا ساتھ ضرور دیتا تھا اور یہی سوچتا کہ میرا مجاہد بھائی ہے وہ میرے گھر کا خیال رکھے گا، میرے خون کا بدلہ لیگا، اپنے گریباں میں سوچیئے ذرا، اب آپ اس کے قاتل کے ہاں بیٹھے ہو۔

أللهم أرنا الحق حقا ورزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا ورزقنا اجتنابه
وآخر دعوانا إن الحمد لله رب العالمين۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: مدثر اقبال کی کہانی، ان کی زبانی

ابھی تعلیم بھی باقی تھی، دوستو کساتھ ابھی گومنا پھرنا بھی ہوتا تھا، لیکن جہاں کہیں بھی فوجی کو دیکھتا ایک عجیب احساس ہوتا کہ میں بھی اسی طرح کیسے رہ سکوں گا؟ یہ کافی بے چین لگتے تھے، بس اب ابو سے کوئی بھی چیز نہ مانگتا، جس چیز کی بھی ضرورت ہوتی، والدہ کو کہتا اگر کہیں جانا ہوتا تو بھی والدہ سے پوچھتا اگر کہیں لیٹ ہو جاتا میری ہوچھ گچھ والدہ کرتیں، بات کرتے کرتے ہم کہاں سے کہاں نکل گئے، بس مختصر یہ کہ کوئی بات نہ مانی گئی اور مجھے فوج میں جانے کیلیے دوٹوک الفاظ میں کہا گیا، چلو دیکھیں گے؟ کیسی ہے فوج کی نوکری اور فوج یہ کہہ کر میں کمرے سے نکل گیا۔

جاری ہے

☆☆☆☆☆☆

حزب الاحرار کے اغراض ومقاصد

تعلیم:

اسلام چونکہ مرد و خواتین کو تعلیم کا حکم دیتا ہے اس لئے ہم مرد و خواتین کے دینی و عصری تعلیم کے قائل ہیں۔

عوام:

ہم پاکستانی شہریت کے حامل ہیں اور خود ان (پاکستانی عوام) کے بچے اور بھائی ہیں اس لئے ہر وہ کام جس سے بے گناہ عوام پریشان ہو جائیں یا ان کو نقصان پہنچے اس سے ہم پرہیز کرتے ہیں، ہماری جدوجہد صرف ان لوگوں کے خلاف ہے جو ہمارے ساتھ براہ راست جنگ میں ملوث ہوں۔

بقیہ: آسمانی آفات جہاد کا قائم مقام ہے!

ہو جاتاہے۔کون اللہ کے کلمے پر اپنی جان و مال فنا کرنے کو تیار ہو جاتا ہے اور کون سرکشی اور کفر پر جما رہتاہے، یا اسلام کی روشن دلائل کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔(معارف القرآن؛ج۸، ص ۲۹)

مزید لکھتے ہیں؛ فرق یہ ہے کہ پچھلے امتوں پر آسمانی عذاب آتا تھا جس سے پوری بستیاں تباہ ہوجاتی تھیں۔امت محمدیہ ؐ کا محمد ﷺ کی وجہ سے یہ اکرام خاص ہے کہ ان کے کفار پر آسمانی عذاب نہیں آتا بلکہ ان پر عذاب مسلمانوں کی تلوار سے آتا ہے۔ جس میں ہلاکت عام نہیں ہوتی بلکہ صرف بڑے سرکش مجرم ہی مارے جاتے ہیں۔(معارف القرآن؛ ج۸ ، ص۲۴۷)

قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں؛"**فعذبهم الله يوم بدر**"پس اللہ تعالی نے ان کو عذاب دیا بدر کے دن(تفسیر مظہری؛ج۵،ص۵۶)

اسی طرح قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا ان شاء اللہ۔

قانون اور قدرت میں فرق ہے

قدرت یہ ہے کہ اللہ تعالی تمام شریر کفار اور دشمنان دین کو آسمانی آفات کے ذریعے ہلاک کردے لیکن اس امت کے کفار اور اس کے حواریوں کے ساتھ اللہ تعالی کا قانون یہ نہیں۔تو ثابت ہوا کہ اس امت کے شریر کفار کو سزا دینے کا قانون اللہ تعالی کے نزدیک جہاد ہے یہی وجہ ہے کہ ترک جہاد کیوجہ سے سرکش کفار اور اس کے احباب مسلمانوں پر غالب ہیں اور مسلمانوں پر ظلم کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں اور مسلمان دن بدن مظلوم و مغلوب ہوتے جارہے ہیں اور مظلوم و مغلوب ہونے کا نام ہی ذلت و رسوائی ہے اسی کی طرف اشارہ ہے حضور ﷺ کے فرمان میں؛"**اذا ترکتم الجهاد فسلط الله علیکم الذله**"اگر تم نے جہاد چھوڑا تو اللہ تم پر ذلت مسلط کر دیں گے(رواہ ابو داوَد و کذا فی الترغیب؛ج۲ ، ص۲۰۰)"**ماترک قوم الجهاد الا عمهم الله بالعذاب**"جو قوم جہاد کو چھوڑتی ہے اللہ تعالی اس کو عذاب میں مبتلاء کر دیتے ہیں۔

(رواہ الطبرانی و کذا فی الترغیب؛ج۲، ص۲۰۰)

و ما علینا الا البلاغ المبین

☆☆☆☆☆☆☆☆
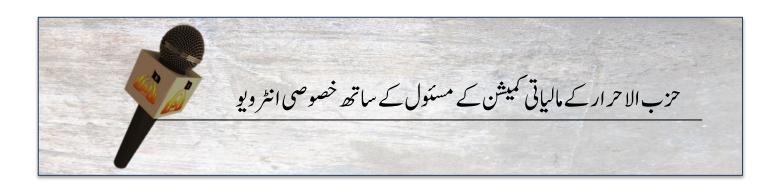
مرکزی مالیاتی کمیشن جماعت کے چودہ شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ ہے جو سی ایف سی (Central financial commission) کے نام سے جانا جاتا ہے، اسکا ایک مرکزی کمیشن اور چھ ذیلی کمیشنز ہیں (جسکی تفصیل آگے آرہی ہے)، سی ایف سی کی جانب سے مجاہدین کے ہر علاقے میں ایک مالی اور ایک راشن کا نمائندہ ہوتا ہے اور انکے اکمالات کیلئے ہر علاقے میں راشن پہنچانے والی گاڑی اور دیگر سہولیات فراہم ہوتی ہیں، اسکے ساتھ ساتھ جماعت کا تمام مالی احتساب بھی انکی ذمہ داری ہوتی ہے، اس ذمہ داری کی نزاکت و اہمیت کو دیکھتے ہوئے شوریٰ کی جانب سے ہمیشہ یہ کام اہل اور سینئر مجاہدین کے سپرد کیا جاتا ہے، ہم انکے حالیہ مسئول جن کا نام انکے کہنے پر ہم نشر نہیں کرسکتے، سے انٹرویو کرنے آئے ہیں، جس میں انہوں نے کمیشن سے متعلقہ امور پر بات کی اور اس میں انہوں نے منفی ومثبت پہلوؤں پر بھی بحث کی جو قارئین کے سامنے پیش خدمت ہے!

مجلہ غزوۂ ہند: آپکا بہت شکریہ امیر محترم! کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے ہمیں وقت دیا۔

مسئول مالیاتی کمیشن: میں آپکا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارا حال پوچھا اور ہمارے کمیشن کے بارے میں آپ نے ہمیں اظہار خیال کا موقع دیا۔

مجلہ غزوۂ ہند: محترم! اگر آپ حالیہ دنوں میں جاری اپنے کمیشن کے حالات سے آگاہ کریں تو مہربانی ہوگی۔

مسئول مالیاتی کمیشن: سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھے مجاہدین کی عظیم خدمت کا موقع دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدمت مرکزی امور میں سب سے بالاتر ہے، حالیہ دنوں کی اگر بات کروں تو الحمدللہ حالات کافی اچھے ہیں، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے کمیشن کی جانب سے ساتھیوں کا علاج معالجہ اور روز مرہ کی زندگی میں خصوصی خیال رکھا گیا ہے اور اس بارے میں سمجھتا ہوں کسی کو شکایت نہیں ہوگی ان شاءاللہ، دوسری بات اچانک کسی واقعے کا پیش آنا ہے تو اس میں بھی ساتھیوں کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے لیکن بعض اوقات ہمارے کمیشن کے ساتھی ذہنی طور پر ایسے حالات کیلئے تیار نہیں ہوتے جسکی وجہ سے کوئی کام لیٹ بھی ہوجاتا ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: اب تک آپ کس شعبے پر خصوصی خیال رکھے ہوئے ہیں؟

مسئول مالیاتی کمیشن: ویسے تو ہماری تنظیم میں ہر شعبہ اپنی جگہ ایک مرکزی اور بڑی اہمیت کا حامل ہے اور سب کے ساتھ ہم مساوی چلتے ہیں لیکن اگر خصوصی خیال کی بات کی جائے تو ہمیں مرکز کی طرف سے ہدایات بھی ایسے ہی ہیں کہ ہم عسکری کمیشن کیساتھ ذرا خاص ہوکر پیش آئیں کیونکہ وہی ہمارا مقصد ہے اور عسکری کمیشن پر ہی ہمارا سارا دارومدار ہے، اگر وہ چل رہا ہے تو ہم دشمن کی آنکھوں کا تنکہ ہیں اور اگر وہ نہیں تو ہم کچھ بھی نہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: اپنے شعبہ کے نظم وتشکیلات وغیرہ کے بارے میں اگر آگاہ کریں۔

مسئول: آپ جان لیجئے کہ تمام مرکزی شعبہ جات میں سے ہمارے اراکین اور ذیلی شعبہ جات سب سے زیادہ ہیں، اور اس میں ایک تو کمیشن کی عمومی نگرانی کیلئے تین رکنی کمیٹی ہے جس میں ایک محرر بھی شامل ہے، اسکے علاوہ ذیلی شعبہ جات ہیں جس میں زکوٰۃ کمیشن، محصولات کمیشن، جُعل کمیشن، معدنیات کمیشن، مالی احتسابی کمیشن اور اجناس کے شعبہ جات ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ ڈویژنل شعبہ جات ہیں جس میں پشاور، کراچی، ملاکنڈ، مردان، پنجاب اور بلوچستان اور دوسرے چھوٹے ڈویژنز شامل ہیں، ان تمام شعبہ جات میں دو سے چار افراد کی کمیٹی ہوتی ہے جن میں سے ایک انکا باقاعدہ مسئول ہوتا ہے اور باقی اراکین کی حیثیت سے کام کرتے ہیں، ایک اہم ذیلی شعبہ جسے ہم مالی احتسابی کمیشن کے نام سے پکارتے ہیں وہ یہ کہ جن مسئولین کو ہم رقم دیتے ہیں وہ ان سے حساب طلب کرتا ہے، باقی معدنیات والے زمین ماربل و دیگر معدنیات کا ٹیکس، محصولات والے محکمہ شرعیہ، احتسابی کمیشن تحفہ جات اور دیگر غیر رسمی ذرائع سے آنے والے آمدن کو کنٹرول کرتے ہیں، زکات و چندے والے زکات وچندہ اور جُعل والے صاحب حیثیت سے شرعی اصولوں کے مطابق مال وصول کرتے ہیں، اسکے ساتھ ایک اہم کمیشن جسے اجناس کمیشن کہا جاتا ہے انکا کام ساتھیوں کو گھر اور دفاتر کیلئے عروض فراہم کرنا، اسکا حساب کرنا اور اسکی دیکھ بھال کرنا ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: اپنے کام کرنے کے طریقۂ کار سے آگاہ کرنا چاہیں گے؟

مسئول مالیاتی کمیشن: جی بلکل! ہمارا کام الحمدللہ کافی منظم ہے، تمام ذیلی و ڈویژنل شعبہ جات اپنے اپنے طریقے (زکات، محصولات وغیرہ...) سے آمدن حاصل کرتے ہیں اور وہ مرکزی کمیشن کو دیتے ہیں جسکا فائدہ یہ ہے کہ آپ اگر کسی مسئول کو رقم دے رہے ہیں تو اسکا مرجع ایک ہی ہے باقی کسی ذیلی شعبہ کو اختیار نہیں کہ وہ اپنے شعبے یا کسی اور ساتھی پر خرچ کریں اور اگر کرتے بھی ہیں تو ایک بار ضرور مرکز سے رجوع کرتے ہیں، تو مرکزی کمیشن دیگر شعبہ جات کے مسئولین کو جو رقم

دیتے ہیں وہ لکھ لیتے ہیں جسکا ریکارڈ احتسابی کمیشن کو اس وقت دیا جاتا ہے جب مسؤل سے حساب لیا جاتا ہے، اور احتسابی کمیشن کیلئے صرف مرکز کی جانب سے وصول شدہ ریکارڈ ہی قابل قبول ہوتا ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: آپ چندہ زکات وغیرہ لیتے ہیں تو اس میں مال دینے والوں کا رویہ کیسا ہوتا ہے؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: (مسکراتے ہوئے) اچھے برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں، ہم سے ہمارے آمدن والوں کا رویہ مختلف قسم کا ہوتا ہے لیکن اکثر کا اگر بتاؤں تو بہت ہی اچھا ہوتا ہے کیونکہ ہم سے لین دین کرنے والے مسلمان تو ہیں الحمدللہ اور وہ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہمارا دیا ہوا ایک ایک روپیہ مجاہد، یتیم اور بیوہ پر خرچ ہورہاہے تو اسلئے وہ اطمنان سے ہماری مدد کرتے ہیں، البتہ جن کے ذہن میں غیروں نے شکوک و شبہات بھرے ہیں انہیں ہم مطمئن کرتے ہیں اور مسئلہ سمجھاکر انہیں تسلی دیتے ہیں اور مجاہدین کی مالی معاونت پر راضی کرلیتے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: آپ نے یتیم اور بیوہ کا ذکر کیا، ان کیلئے آپکے کیا خصوصی اقدامات ہیں؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: بیواؤں اور یتیموں کیلئے مرکزی سطح پر ایک الگ فلاحی ادارہ قائم ہے، جس کے ذیل میں تین ذیلی کمیشن کام کرتے ہیں شہداء کمیشن، اسارٰی کمیشن اور مجروحین کا کمیشن جو ساری جماعت کیلئے ڈاکٹرز او دواء فراہم کرنا اور مختلف ذرائع سے زخمیوں اور بیماروں کا علاج کرتے ہیں ہر کمیشن میں دو سے تین افراد کام کرتے ہیں، اور وہ اپنے متعلقہ افراد کی ضروریات پورا کرتے ہیں، جس میں بیوہ، یتیم، قیدی ساتھی کا خاندان اور لاپتہ مجاہدین کے بچے اور خاندان شامل ہیں اور اس میں خیرخواہ حضرات بھی انکا ہاتھ بٹاتے ہیں، فلاحی ادارے کو ہمارے کمیشن کی جانب سے مستقل فنڈ بھی دیا جاتا ہے اور وہ چندہ بھی اکٹھا کرتے ہیں، چندہ کوئی اور نہیں بس مجاہدین اور ان سے جڑے لوگ ہی دیتے ہیں جس سے الحمدللہ یہ ادارہ کافی فعال ہے اور یتیموں کی اچھے انداز میں کفالت کرتا ہے، اس ادارے کیساتھ جڑا قیدیوں کا کمیشن قیدی مجاہدین کو خرچہ دینے اور انکی ضروریات پوری کرنے میں انکی مدد کرتا ہے، اگر کسی ساتھی کی قید میں سختی ہو یا پھر انکی رہائی میں مالی معاونت ممکن ہو تو وہ انکی مسؤلیت ہوتی ہے اور اسی طرح وہ قیدیوں کی ملاقات کروانے میں انکے خاندان کی مدد کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً انکا حال احوال بھی پوچھتے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: مختلف مواقع یعنی عید، رمضان وغیرہ پر جہاں خرچ عام دنوں کی بہ نسبت کئی گنا زیادہ ہوتا ہے تو ان مواقع پر کیا آپ مجاہدین کا خصوصی خیال رکھتے ہیں؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: جی بلکل! ہمارا عید اور رمضان وغیرہ پر خصوصی بجٹ ہوتا ہے جس میں ان مواقع کے لحاظ سے مجاہدین کو خصوصی راشن اور نئے کپڑے و دیگر اشیاء فراہم کی جاتی ہیں، اسکے علاوہ اگر حالات بہتر ہوتے ہیں تو موسم کے لحاظ سے بھی سرد یا گرم کپڑے مجاہدین کو مہیّا کرتے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: ٹرانسپورٹ ایک اہم مسئلہ ہوا کرتا ہے جسکا تعلق شاید آپ سے ہو، اس میں مجاہدین کی کیا حالت ہوتی ہے؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: ٹرانسپورٹ کا کام تو براہ راست ہمارا کمیشن ہی کرتا ہے، اس میں ہر علاقے میں ہماری ایک یا دو گاڑیاں ہوتی ہیں جو روزانہ کے لحاظ سے جس علاقے سے جن مجاہدین کی ضرورت ہوتی ہے ایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقل ہوتے ہیں اور اگر انکو کسی چیز کی ضرورت بھی ہوتی ہے متعلقہ ڈرائیور کو آگاہ کردیتے ہیں، اور اگر ایسا نہ ہو تو ہم قریبی ڈرائیورز کی مدد بھی لیتے ہیں، ایک اہم بات یہ ہے کہ ہمارے کمیشن کی جانب سے ہمارے ڈرائیورز کو دو مختلف قسم کے سبز اور سرخ لائسنس بھی جاری کئے گئے ہیں جو بیت المال کی گاڑی چلانے کیلئے لازمی ہوتا ہے، اور انہیں کچے اور پکے سڑک پر الگ الگ خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں جس میں عوام کے خصوصی خیال کیلئے اسپیڈ بھی محدود رکھنے کی ہدایات شامل ہیں، اگر کوئی ساتھی قوانین کی خلاف ورزی کرے تو مرکزی احتسابی کمیشن (جو جماعت کی سطح پر ایک الگ مرکزی شعبہ ہے) اسکے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے۔

> بیواؤں اور یتیموں کیلئے ہم نے ایک الگ فلاحی ادارہ قائم کیا ہے جس میں دو سے تین افراد کام کرتے ہیں، اور وہ اپنے متعلقہ افراد کی ضروریات پوری کرتے ہیں، جس میں بیوہ، یتیم، قیدی ساتھی کا خاندان اور لاپتہ مجاہدین کے بچے اور خاندان شامل ہیں اور اس میں خیرخواہ حضرات بھی انکا ہاتھ بٹاتے ہیں، فلاحی ادارے کو ہمارے کمیشن کی جانب سے مستقل فنڈ بھی دیا جاتا ہے اور وہ چندہ بھی اکٹھا کرتے ہیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: تقریبا تمام مجاہدین کے مالیاتی مسؤلین پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ عوام سے زبردستی وصولی کرتے ہیں، آپ کیا کہیں گے؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: دیکھیں! ہم پہلے بھی بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم عوام سے بخوشی چندہ و زکات وغیرہ وصول کرتے ہیں، باقی اگر کوئی ایسا شخص ہو جسے اللہ نے کافی مال دیا ہے تو اس سے ہم شریعت محمدی کے عین مطابق برضا اور اسے مطمئن کرکے رقم لیتے ہیں اور جسے لوگ زبردستی سمجھتے ہیں وہ مسئلۂ جعل ہے اور اس پر ہمارے پاس دلائل موجود ہیں کہ اگر بیت المال کمزور ہو تو کسی مستحق شخص سے پیسے لیے جاسکتے ہیں، جس پر ہمارے پاس علمائے کرام کا فتوی موجود ہے، کوئی اگر مانگیں تو ہم بھیج سکتے ہیں، جو شخص ہمارے اس نظام پر کوئی بھی اعتراض کرے تو براہ کرم وہ ہمارے ادارۃ التحقیق والمعارف کے پاس اپنا اعتراض ریکارڈ کروائیں ان شاءاللہ انہیں تسلی بخش جواب دیا جائیگا، بعض لوگ اس کیلئے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں اور خفیہ طریقے سے فون کرتے ہیں، ان کو دھمکی دی جاتی ہے جو قطعاً غلط ہے، ہم ایسا کچھ نہیں کرتے بلکہ ہم تو باقاعدہ ان کو اپنے پاس بلالیتے ہیں، پہلے ان کو مطمئن کرتے ہیں اور یہ کہہ کر گھر واپس بھیج دیتے ہیں کہ وہاں سے ہمارے بیت المال کیلئے مال بھیجیں، میرا مقصد یہ کہ ہمارا یہ کام غیر شرعی نہیں ہے اس لئے چھپکے سے کسی سے پیسے نہیں لیتے۔

مجلہ غزوۂ ہند: کمیشن کیلئے مسؤل کی تقرری اور دیگر تشکیلات کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: سی ایف سی سمیت سارے مرکزی شعبہ جات کیلئے مسؤلین کا تقرر جماعت کا اجرائی کمیشن کرتا ہے اور ذیلی تشکیلات کیلئے مرکزی کمیشن کے سفارشات پر اجرائی کمیشن فیصلہ کرتا ہے، ہماری جماعت کے اندر مسؤلیت کا دارومدار اہلیت پر ہوتا ہے، جو جس شعبہ کیلئے اہل ہو وہ چاہے کم عمر ہو یا کم علم ہو، مقرر ہوتا ہے اور جب کسی بھی مس،ل میں شرعی نقص ہوتا ہے یا کام کو احسن طریقے سے سنبھال نہیں سکتا تو اسے تبدیل کردیا جاتا ہے، میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت کے کسی بھی مالیاتی شعبے میں تشکیل سے پہلے ساتھی سی ایف سی کے ساتھ اپنے اثاثہ جات کی تفصیل جمع کرتا ہے تاکہ آئندہ کیلئے کوئی ساتھی کسی پر اعتراض نہ اٹھا سکے۔

مجلہ غزوۂ ہند: جماعت کے اندر تو بہت سارے مجاہدین ہیں، کیا آپ سب کو ان کا خرچہ پہنچاتے ہیں اور اگر ایسا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے؟

مسئول مالیاتی کمیشن: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب کو خرچہ نہیں دیتے بلکہ صرف ان خاندانوں کی کفالت کرتے ہیں جو پاکستان یا افغانستان کے کسی علاقے سے اپنے بچوں سمیت ہجرت کرگئے ہیں، جو باقاعدہ ہر جگہ تشکیل کیلئے تیار ہوتا ہے ہم صرف ان کو گھر کا خرچہ دیتے ہیں، ان میں بھی جو ہمارے مہجروں میں رہتے ہیں ان کو راشن پہنچاتے ہیں اور جو ہماری پہنچ سے دور کسی علاقے میں تشکیل پر ہوں تو ان کو نقد رقم بھیجتے رہتے ہیں، اس کے علاوہ بہت زیادہ مجاہدین ہمارے ساتھ ایسے ہیں جو مستقل نہیں ہوتے، یا وہ اپنا کاروبار وغیرہ جاری رکھے ہوئے ہوتے ہیں یا پھر انہوں نے اپنے علاقوں سے ہمارے مہجروں میں ہجرت نہیں کی ہوتی، تو ان کو ہم گھر کا خرچہ نہیں دیتے بلکہ صرف بوقت تشکیل ان کی ضروریات میں تعاون کیا جاتا ہے، اور جو ساتھی اپنے جتنے خاندان کے ساتھ ہجرت کیلئے تیار ہوتا ہے انہیں اسی مناسبت سے اخراجات دیئے جاتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ یہ خرچہ کیسے پہنچ سکتا ہے تو اس پر آپ مطمئن ہونگے کہ مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت ہوتی ہے کبھی کبھی ہم پر کروڑوں کا قرضہ پڑ جاتا ہے مگر ہم مطمئن رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور پھر کوئی راستہ نکل ہی آتا ہے۔

مجلہ غزوۂ ہند: مجاہدین کو کیا پیغام دینا چاہوگے؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: مجاہدین کو یہی پیغام دونگا کہ وہ بیت المال کی اشیاء کا خاص خیال رکھیں، مجاہدین، یتیموں اور بیواؤں کے نام پر وصول کئے گئے پیسوں کا بے جا استعمال نہ کریں اور اگر ممکن ہو تو اپنے پڑوسیوں، یتیموں، بیواؤں اور دیگر لاچار مجاہدین کی مدد کریں۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہم انتہائی مشکلات کا شکار رہتے ہیں اور کبھی کبھی کسی مجاہد بھائی کا کام لیٹ کردیا جاتا ہے جو قصداً نہیں ہوتا بلکہ ہم پر پڑے بوجھ کی وجہ سے ہوتا ہے، تو مجاہدین بجائے اسکے کہ شکوہ کریں بلکہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہمارے کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

مجلہ غزوۂ ہند: چونکہ ہم آپ سے خصوصی ملاقات کیلئے آئے ہیں تو ہمیں کیا کہنا چاہیں گے؟

مسؤل مالیاتی کمیشن: پہلے تو میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ہمیں وقت دیا اور آپکو یہ کہنا چاہونگا کہ آپ کا کام انتہائی اہم ہے اور آپ ہی کا شعبہ ہے جس سے مجاہدین کی آواز دشمن کے کانوں میں کھٹکتی ہے تو آپ استقامت اور دیانتداری سے کام لیں اور آپ کیلئے دعاگو رہونگا کہ اللہ آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور اللہ آپکو اجر کثیر سے نوازے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆

صبر ایک بہترین معاون ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاأیھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین (البقرہ، 153)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے یہاں صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس بندہ مؤمن کیلئے دو ہی راستے ہیں؛ ایک یہ کہ نعمت عطا ہونے کی صورت میں شکر کرے اور دوسرا یہ کہ سختی و تنگی کی صورت میں صبر کرے، جیسا کہ حدیث پاک ﷺ میں ارشاد ہوا ہے:

"مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اللہ اس کے حق میں جو فیصلہ بھی صادر فرماتے ہیں تو وہ اس کیلئے خیر ہی کا موجب ہوتا ہے۔ اگر اسے خوشحالی میسر آجائے اور وہ شکر کرے تو یہ اس کیلئے خیر و بھلائی ہے اور اگر وہ تنگ دستی کی لپیٹ میں آجائے اور صبر کرے تو یہ بھی اس کیلئے خیر ہے"

حضرت عمرؓ نے بنی عبس کے سرداروں سے پوچھا: "تم نے لوگوں کے خلاف کس چیز کی مدد سے قتال کیا؟" انہوں نے کہا: صبر کی مدد سے۔

سلف صالحینؒ میں سے بعض نے کہا: "ہم سب موت اور زخموں کی تکلیف کو ناپسند تو کرتے ہیں لیکن ہم صبر کی بدولت (ان حالات میں بھی) سرخروئی پالیتے ہیں"

جمہوریت اور تحریفات

مفتی جعفر صاحب

جب مجبوری کی بنیاد پر یا اس نظام کو عارضی طور پر اختیار کر کے اس سے کسی خیر کے برآمد ہونے کی توقع کی گئی یا کسی اور وجہ سے کفر جمہوریت میں قدم رکھا گیا تو شاید اس وقت یہ اندازہ نہیں تھا کہ کفر میں یہ شمولیت کیا کیا دن دکھائے گی، ذلت کی کن کن گھاٹیوں میں گرنا پڑے گا، گناہوں کے کن کن قیامت خیز طوفانوں کا سامنا کرنا پڑے گا، اجتماعی ارتداد کے کیسے کیسے دروازے ہوں گے، کاش ہائے کاش جو کچھ پیش آیا، جو قیامتیں ہم پر ٹوٹ پڑیں اس کے دسویں حصے کا ادراک اس وقت ہوتا تو شاید مخلص مسلمان اس طرف ایک قدم بھی نہ اٹھاتے، لیکن افسوس لمحوں کی اس خطا کی سزا ابھی تک ہماری دسویں نسل بھگت رہی ہے اور پتہ نہیں یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا۔

جب جمہوریت میں قدم رکھا گیا تو ہر طرح کی ذلتوں اور بلاؤں نے اپنا کام دکھانا شروع کیا، غیبتوں اور تہمتوں سے لے کر قتل و غارت تک، فتویٰ فروشی سے لے کر صاف ارتداد تک، عام لوگوں نے جمہوریت کو مادی ترقی کا ایک زینہ سمجھا اور بس، لیکن یارانِ جبہ و دستار سب سے زیادہ مشکل میں اس وقت پڑ گئے جب ان کے حصے میں جمہوریت کے نظریاتی سرحدات کی حفاظت آئی، چنانچہ انہوں نے ذلتوں کے سمندروں میں غوطے لگا لگا کر تحریف کی ریکارڈ توڑ خدمت کی، ان کی تحریفات تو بے شمار ہیں، ذیل میں چند تحریفات پر مختصر نظر ڈالی جاتی ہے۔

1: کہا گیا کہ ووٹ شہادت ہے، شہادت قرار دینے کے بعد ان کو شہادت سے متعلق جتنی آیات و احادیث ملیں سب لا کر یہاں چسپاں کر دیں، مثلاً:

وَلاَ تَكْتُمُواْ الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (البقرة 283) اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاء لِلّهِ (النساء 135) اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّهِ شُهَدَاء بِالْقِسْطِ (المائدة 8) اور وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاء إِذَا مَا دُعُواْ (البقرة الاية 282) اور وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ (الطلاق:2)

اور احادیث میں سے: **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكَبَائِرِ، قَالَ: الْإِشْرَاکُ بِالله وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ، (بخاري كتاب الشهادات باب ما قيل في شهادة الزور) اور عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ الله قَالَ: الْإِشْرَاکُ بِالله وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ (بخاري كتاب الأدب باب عقوق الوالدين من الكبائر)۔**

یہ آیات و احادیث چسپاں تو کر دی گئیں لیکن یہ زحمت گوارا نہیں فرمائی گئی کہ ووٹ شہادت کیسے ہے؟ اتنی دوری تو مشرق اور مغرب میں نہیں جتنی ووٹ اور شہادت میں ہے ووٹ میں نہ کوئی قاضی ہوتا ہے نہ مجلسِ قضاء، نہ کوئی دعویٰ ہوتا ہے نہ مدعی نہ مدعا علیہ، نہ گواہی کے الفاظ ہوتے ہیں نہ ماضی کے کسی واقعے کا بیان، ووٹ باپ کے حق میں بھی دیا جاسکتا ہے بیٹے کے حق میں بھی، شوہر کے حق میں بھی اور بیوی کے حق میں بھی، بلکہ خود اپنے حق میں بھی، ووٹ دشمن کے خلاف بھی دیا جاسکتا ہے، ووٹ کافر بھی دے سکتا ہے مرتد بھی اور فاسق بھی، ووٹ میں مسلم کافر، عالم جاہل، مرد و زن، نیک و بد سب برابر ہوتے ہیں، ووٹ کا نصاب دو پر کیا ہزاروں پر بھی پورا نہیں ہوتا، تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ووٹ شرعی شہادت ہو، اور اس کے لئے شہادت کی آیات و احادیث پیش کی جائیں اور وہ کفر کی ریڑھ کی ہڈی ہو کر بھی واجب ہو؟

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجے فقیہانے حرم بے توفیق

سچ ہے کہ اللہ کے بندوں کو صرف آیات و احادیث دیکھ یا پڑھ کر ان پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گرنا چاہئے، **وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا۔ (الفرقان 73)**

2: نیز ووٹ کے بارے میں کہا گیا کہ یہ سفارش ہے، اور جب اسے سفارش قرار دے دیا گیا تو اب سفارش سے متعلق آیت چسپاں کرنے سے کون روک سکتا تھا، چنانچہ یہ آیت پیش کی گئی، **مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّهُ عَلَى كُلِّ**

3: اسی طرح کہا جاتا ہے کہ ووٹ وکالت ہے، لیکن اس کا حال بھی وہی ہے جو شہادت اور سفارش کا ہے، کوئی شخص اس معاملے میں کسی کو وکیل بنا سکتا ہے جو معاملہ خود اس کے اختیار میں ہو، یعنی جسے وہ خود سر انجام دے سکے اور جو معاملہ شرعا اس کے لئے خود جائز نہیں اس میں کسی کو وکیل بنانا بھی جائز نہیں، جیسے کوئی شخص کسی دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں کر سکتا تو اس کے لئے کسی کو وکیل بھی نہیں بنا سکتا، اب یہاں تماشا یہ ہے کہ جو لوگ خود اسمبلی نہیں جا سکتے اور وہاں کی قانون سازی میں حصہ نہیں لے سکتے، وہ اسی کام کے لئے دوسروں کو وکیل بنا رہے ہیں، اور دوسری بات یہ ہے کہ موکل جب چاہے وکیل کو معزول کر سکتا ہے لیکن یہاں ایسا نہیں بلکہ اس کا الٹ ہے، تیسری بات یہ کہ ناکام امیدواروں کو بھی تو لوگوں نے ووٹ دئے ہوتے ہیں اگر ووٹ وکالت ہے تو وہ اپنے موکلین کے وکیل کیوں نہیں بنتے؟ یہ عجیب بات ہے کہ جانبین عاقل و بالغ ہیں لیکن وکالت

منعقد نہیں ہو رہی، چوتھی بات یہ کہ یہ کیسی وکالت ہے جس میں وکیل کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان کے موکلین کون ہیں۔

4: اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ووٹ امانت ہے، لیکن یہ بھی سابقہ تینوں کی طرح ہے، یہ امانت کس نے کس کے پاس رکھوائی ہے، کسے دینی ہے؟اگر امانت سے وسیع تر مفہوم مراد ہو تو سوال یہ ہے کہ وہ چیز کیسے امانت ہو سکتی ہے جو کفر کا حصہ ہو، جو اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں نافرمانیوں پر مشتمل ہو،مثلاً:مساوات مرد و زن، مسلم و کافر،عالم و جاہل،نیک و بد،مسلمانوں کامختلف پارٹیوں میں تقسیم ہوناوغیرہ وغیرہ۔

اسی فتوے میں یہ عجوبہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ یہ خود ہی خود شکنی کا شکار ہے، کیونکہ ووٹ کو شہادت اور امانت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ووٹ ڈالنا واجب ہے کیونکہ شہادت اور امانت کی ادائیگی واجب ہوتی ہے، لیکن ووٹ کو سفارش اور وکالت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ واجب نہیں، اب جب جمہوریت کے نجس میدان میں کود پڑے ہیں اور اس میدان میں ووٹ کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسری جانب یہ خدشہ ہے کہ کہیں دیندار مسلمان ووٹ سے نفرت کرکے ہمارے ووٹوں کی کمی کا باعث نہ بنیں، تو اب ضرورت محسوس ہوئی کہ ووٹ کو مختلف خوبصورت نام دے کر اور مختلف دیدہ زیب جامے پہنا کر اسے مسلمانوں کی نظر میں مزین کیا جائے اور "لأزينن لهم" کو عملی جامہ پہنایا جائے، چنانچہ یہ بھی کہا گیا کہ صالح مسلمان کو ووٹ دینا جہاد اور امر بالمعروف ہے، اس کا بھوداپن تو اتنا واضح ہے کہ اس کی تردید کی بھی ضرورت نہیں، یہ کرم فرمائی بھی کی گئی کہ یہ بیعت ہے، جسکا جواب ہے کہ انعقاد خلافت سے پہلے بیعت، ایک ہی وقت میں متعدد اشخاص کے لئے بیعتوں کا مقابلہ، خلیفہ کے خلاف بیعت دینے والے باغی نہیں ہوتے، کیا بیعت تا حیات وفاداری و اطاعت فی المعروف کو نہیں کہتے تو کیا ووٹ ایسا ہی ہوتا ہے، مالكم كيف تحكمون۔

5: ووٹ کو مشورے کا نام بھی دیا گیا اور اس کے لئے "وشاورهم في

الأمر" اور "وأمرهم شورى بينهم" سے بھی پوری سنگدلی کے ساتھ کھیلا گیا، لیکن بات واضح ہے کہ ووٹ ایک فیصلہ ہے، فیصلے اور مشورے میں فرق ہوتا ہے، اسلام میں ایسے مشورے کا کوئی تصور نہیں جس میں مشورے گنے جاتے ہوں، جس میں خواندہ و ناخواندہ، عاقل و بد عقل، ماہر و اناڑی برابر ہوں، جہاں اکثریت کی بنیاد پر خود کار طور پر خود ہی فیصلہ ہو جاتا ہو، جس میں وہ شخص موجود ہی نہ ہو جسے مشورہ دیا جا رہا ہو، اگر ہو تو اسے فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہ ہو بلکہ وہ اکثریت کے فیصلے کے سامنے مجبور محض ہو، بہرحال! یہ سب ڈھکوسلے ہیں جن کی حقیقت آپ پر واضح ہو چکی ہے۔

جمہوریت پسندوں کے ترکش میں تیر ختم ہو چکے ہیں، لیکن ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، ممکن ہے کل کلاں کو ان کا کوئی محقق ووٹ کی کچھ نئی حیثیتیں بھی مارکیٹ میں لانچ کر دے، اس لئے موجودہ و آئندہ تمام حیثیتوں کے جواب کے لئے ایک اصولی بات سمجھ لیتے ہیں کہ ووٹ کیا ہے؟ جب ہم ووٹ کی حقیقت کو سمجھ لیں گے تو کسی نئی یا پرانی حیثیت سے ہمیں کوئی دھوکہ نہیں دے سکے گا، ان شاء اللہ۔

تو سمجھ لیں!

ووٹ میں مسلم اور کافر برابر ہوتے ہیں، اس سے قرآن کی درج ذیل آیات کا انکار لازم آتا ہے،

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُونَ، أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ، كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ.

ترجمہ: بھلا بتاؤ کہ جو شخص مومن ہو، کیا وہ اس شخص کے برابر ہوجائے جو فاسق (کافر) ہے؟ (ظاہر ہے کہ) وہ برابر نہیں ہوسکتے، چنانچہ جو لوگ ایمان لائے ہیں، اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کے لیے مستقل قیام کے باغات ہیں جو ان کو پہلی مہمانی ہی کے طور پر دے دیے جائیں گے، ان اعمال کے صلے میں جو وہ کیا کرتے تھے، رہے وہ لوگ جنہوں نے نافرمانی کی ہے، تو اس کے مستقل قیام کی جگہ جہنم ہے، جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے، انہیں وہیں واپس لوٹا دیا جائے گا، اور ان سے کہا جائے گا کہ: آگ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔

نیز، أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ.

ترجمہ: بھلا کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کے برابر کردیں گے، تمہیں کیا ہوگیا ہے، تم کیسی باتیں طے کرلیتے ہو؟

اس طرح دیگر دسیوں آیات ہیں۔

ووٹ میں عالم اور جاہل برابر ہوتے ہیں، اس سے درج ذیل آیات کا انکار لازم آتا ہے،

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ. (الزمر 9)

ترجمہ: کہو کہ کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر ہیں؟ (مگر) نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

اور، يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ. (المجادلة 11)

ترجمہ: اللہ بلند کرے گا ان کے لیے جو کہ ایمان رکھتے ہیں تم میں سے اور علم ان کے درجے میں اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

ووٹ میں مرد عورت برابر ہوتے ہیں اس سے قرآن کی درج ذیل آیت کا انکار لازم آتا

ہے،

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالأُنثَى (آل عمران 36)

ووٹ میں نیک اور بد برابر ہوتے ہیں اس سے قرآن اور سنت کی کئی نصوص کا انکار لازم آتا ہے، مثلاً:

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ. (آل عمران 162) نیز، أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ. (القصص 61) نیز، أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ (محمد 14)

ووٹ میں اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ ہوتا ہے، اکثریت کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سو ایک دفعہ مذمت کی ہے ہم صرف ایک آیت پر اکتفا کرتے ہیں،

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ. (الأنعام 116)

ووٹ میں مختلف پارٹیوں کے وجود کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جب ہی تو مقابلہ ہوتا ہے ورنہ مقابلہ کس سے، یعنی مسلمانوں کی تفریق کا نظام ہے اور یہ قرآن کریم کی کئی آیتوں کا انکار ہے ایک آیت پیش خدمت ہے،

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. (آل عمران 103)

ووٹ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری اور ناقدری ہوتی ہے، مسلمان نعمت اسلام کی ناقدری کرکے خود کو کافروں یعنی شیعوں، منکرین حدیث اور دیگر کافروں کے برابر کر دیتا ہے، عالم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت علم کی ناقدری بلکہ انکار کر کے خود کو جاہلوں کے ساتھ برابر کر دیتا ہے، مرد خود کو عورتوں کے ساتھ برابر کر دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے

"الرجال قوامون علی النساء"

اور "أو رجل وأمرأتان"، اہلِ صلاح خود کو دیوثوں زانیوں قاتلوں شرابیوں چوروں اور ڈاکوؤں کے برابر کر دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ خود کو گنہگار مسلمانوں سے کم تر سمجھنا الگ بات ہے، جس کا تعلق دل سے ہے جسے تواضع کہتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم بہرحال یہی ہے کہ کھلعام فاسق اذان، اقامت امامت، شہادت، قضاء اور عہدوں کے اہل نہیں، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بجا لانا تواضع سے ہٹ کر بالکل ایک الگ مسئلہ ہے، دونوں کو خلط ملط نہ کیا جائے، اور بات اسی حکم کی ہو رہی ہے۔

ووٹ میں اہلِ معصیت کو عزت دی جاتی ہے، حالانکہ شریعت میں کھل عام فاسق کو عزت دینے سے منع کیا گیا ہے بلکہ ہدایہ میں ہے "والفاسق من أهل الإهانة" جبکہ ایک رنڈی کو ایک متقی عالم کے برابر کر دیا جاتا ہے، ووٹ میں پیسے کو پانی کی طرح بہایا جاتا ہے جبکہ اسراف اور تبذیر کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (الإسراء 27)

ووٹ میں ظالم (شرعی وسیع مفہوم میں یعنی فاسق) بھی عہدہ لے سکتا ہے جو قرآن کی درج ذیل آیت کا انکار ہے،

"لاَ يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ" (البقرة 124)

ووٹ میں کافر بھی مسلمانوں کا عہدہ سنبھال سکتا ہے جو قرآن کریم کی درج ذیل آیت کا انکار ہے،

وَلَن يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً (النساء 141)

ووٹ میں دھوکے اور جھوٹ کا مرض معاشرے میں عام ہو جاتا ہے،

ووٹ میں اہلِ معصیت کو عزت دی جاتی ہے، حالانکہ شریعت میں کھل عام فاسق کو عزت دینے سے منع کیا گیا ہے بلکہ ہدایہ میں ہے "والفاسق من أهل الإهانة" جبکہ ایک رنڈی کو ایک متقی عالم کے برابر کر دیا جاتا ہے، ووٹ میں پیسے کو پانی کی طرح بہایا جاتا ہے جبکہ اسراف اور تبذیر کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا (الإسراء 27)

ووٹ دینا تو کسی ایک کو ہوتا ہے لیکن کہنا ہر ایک سے ہوتا ہے کہ میرا ووٹ آپ کا ہے، ووٹ میں گلی گلی، گھر گھر ناچاقیاں اور دشمنیاں پیدا ہو جاتی ہیں، ووٹ میں مسلم امت، خواب سے خوابِ گراں کی طرف محو سفر ہوتی ہے، ووٹ میں کفر کو اسلام سمجھ لیا جاتا ہے، ناکامی کے راستے کو کامیابی کا راستہ سمجھ لیا جاتا ہے، ووٹ میں خداداد عقل اور صلاحیتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے، ووٹ میں اخلاقی اقدار، عقل اور صلاحیتوں کے مقابلے میں ہمیشہ نوٹ ہی جیتتا ہے۔

خلاصہ کیا بتاؤں کہ ووٹ میں نا اہل وزیراعظم بن جاتے ہیں، اسلام میں عہدہ طلب کرنا ہی نااہلی ہے اور ووٹ میں یہ پہلا قدم اور لازمی شرط ہے۔ووٹ میں اور بھی خلاف اسلام بیسیوں باتیں ہیں، اب مرضی ہے آپ کی، واجب کہتے ہو، امر بالمعروف کہتے ہو، یا ایمان کی شرط۔

وماعلینا الا البلٰغ المبین

☆☆☆☆☆☆

حزب الاحرار کے اغراض ومقاصد

حسنِ سلوک:

اسلام چونکہ غیر مسلموں اور پڑوسیوں کے ساتھ بہترین سلوک کا درس دیتا ہے، اس لئے جو پڑوسی ممالک یا وہ غیر مسلم جو ہمارے ساتھ جنگ میں ملوث نہ ہوں، ہم انکے ساتھ انسانی اور اسلامی رویہ کے قائل اور خواہاں ہیں۔

محاکمہ:

وطن عزیز کے اندر بدمعاش فوج کی جانب سے سوات کے رہنے والوں، قبائل، مہاجروں، بلوچوں، مدارس کے طلبہ، مجاہدین اور عام شہریوں پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں، ہم انکا انتقام اور قاتلوں کا محاکمہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

جہاد میں علمائے کرام کی ضرورت

مولوی عزام صافی صاحب

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ علماء کرام ہی معاشرے کا وہ سرمایہ ہیں جن کا کسی دینی ادارے میں نہ ہونا بدن میں سر نہ ہونے کے مترادف ہے جب بھی کسی جماعت کی لگام علماء حق نے سنبھال رکھی ہے تو اس جماعت کو کبھی ناکامی کا سامنا نہیں ہوا، ایک جماعت کی قیادت کسی عالمِ دین کے پاس ہو اور دوسرے کی قیادت کوئی ایسا دیندار شخص کر رہے ہو جو عالم نہ ہو تو یقیناً زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

الغرض علماء کرام ہی معاشرے کے امور میں انسانیت کو اصلاح کی راہ دکھاسکتے ہیں اور وہ انسانیت کی فلاح کو اچھی طرح جانتے ہیں تو جیسا کہ کسی بھی دینی اجتماع کا علماء کرام کی رہنمائی بغیر آگے چلنا مشکل ہے اسی ہی طرح جہادی صفوف میں بھی علماء کرام کی رہنمائی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ وہ ہی اس مبارک عمل کے حقیقی وارث ہیں، جب بھی علماء کرام نے قربانیاں دی ہیں تو ان کے شیریں نتائج بہت جلد دیکھے گئے ہیں، آپ دیکھئے تحریک طالبان تو اگر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ و دیگر قائدین کی کاوشوں سے بہت پہلے وجود میں آئی تھی لیکن تحریک نے پنجے تب گاڑے جب علماء وقت غازی عبد الرشید شہید و مولانا غازی عبدالعزیز رحمہا اللہ کی صورت میں قربانی کے میدان میں کود پڑے۔

وہ علماء کرام جو ہمارے ساتھ خوش نیتی تو ضرور رکھتے ہیں لیکن ابھی تک وہ کسی عذر سے ہمارے علاقہ جات میں تشریف نہیں لائے، ان کی خدمت میں دردمندانہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مجاہدین کے علاقوں میں آکر ہماری رہنمائی فرمائیں

مجاہدین پاکستان نے تب ہی اپنا لوہا منوایا جب علمائے کرام کا خون بہا، جس کی مثالیں مفتی نظام الدین اور مولانا نصیب خان رحمہا اللہ کی صورت میں ملتی ہیں، اسی طرح سوات میں مقامی طالبان کی تحریک بھی اس وقت کامیابی کی چوٹیوں کو چھونے لگی جب وہاں کے نامور علماء کرام شیخ عارف اور شیخ ولی اللہ کابلگرامی رحمہا اللہ جہاد کے مقابلے میں کسی مصلحت کا شکار نہ ہوئے، اور مہمند ایجنسی میں بھی مجاہدین تب منظم ہوئے جب انکے علماء نے سر جوڑ کر امر بالمعروف اور دورۂ شرعیہ جیسے اہم امور کو ترقی دی اور مجاہدین کی اصلاحِ نیت و اصلاحِ عمل میں انکا ساتھ دیا،

افغان طالبان کی کامیابی کا راز بھی یہی ہے کہ انہیں علماء کرام کی اچھی خاصی سپورٹ حاصل ہے، ماضی میں بھی علماء حق نے علم اور جہاد کو ایک ساتھ جوڑے رکھا ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے بارے میں آتاہے کہ وہ ایک سال کیلئے تدریس فرمایا کرتے تھے اور ایک سال کیلئے جہاد میں مصروف رہتے۔

علمائے کرام کئ فضائل کے حامل ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے، جن کو علم عطاہوا ہے، درجے بلند کرے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

إنمايخشى الله من عباده العلماءُ

اس آیتِ مبارکہ کے علامہ ابن کثیر رحمہ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ سے حقیقی طور پر ڈرنے والے علماء کرام عارفین ہیں کیونکہ جب عظیم و قدیر ذات کی معرفت اَتم اور اس پر علم اکمل ہوگی تو اس سے خشیت اعظم و اکثر ہوگی"

سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں:

کہ خشیت وہ ہے جو تمہارے اور معاصی کے مابین حائل بنے۔

نبی الملاحم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

فضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم إن الله وملائكته وأهل السموات والأرض حتى النملة في جحرها وحتى الحوت ليصلون على معلم الناس الخير، (رواه الترمذي)

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے میری فضیلت تم میں کے ادنی پر ، پھر فرمایا: اللہ تعالی، اس کے فرشتے، آسمان و زمین والے حتی کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں عالم کے لئے خیر اور بھلائی کی دعاکرتی ہیں، ایک روایت میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا کہ صحابہ کرام کے دو گروہ ہیں، الگ الگ دو محفلیں منعقد کیے بیٹھے ہیں، ایک محفل میں تسبیحات ہو رہی تھی اور دوسری محفل میں علمی مذاکرہ ہو رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو دیکھ کر خوش ہوئے اور خود علمی مذاکرہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہوگئے۔(ابن ماجہ:1/94)

اب اگر ایسے فضائل کے حامل اشخاص کسی جماعت کا حصہ ہونگے اور وہ اپنے فرائض دیانتداری سے نبھائیں تو قوی امکان ہے کہ اس جماعت کو مدد ملے گی اور وہ فتوحات سے ہمکنار ہونگے۔

مجاہدین پاکستان کی موجودہ تحریکیں بھی علماء کرام قربانیوں اور دن رات محنت کی بدولت اللہ کی فضل وکرم سے قائم و دائم ہیں اور وہ علماء کرام جو ہمارے ساتھ خوش نیتی تو ضرور رکھتے ہیں لیکن ابھی تک وہ کسی عذر سے ہمارے علاقہ جات میں تشریف نہیں لائے، ان کی خدمت میں دردمندانہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مجاہدین کے علاقوں میں آکر ہماری رہنمائی فرمائیں، ہماری ان جہادی صفوف میں کو مزید محکم تر بنائیں اور ہمیں ۔۔۔۔۔۔

بقیہ:صفحہ نمبر (25)
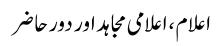
اعلام، اعلامی مجاہد اور دور حاضر

مولانا خالد قریشی غفرلہ

قال اللہ تعالی: یا أیھا الرسول بلّغ ما أنزل إلیک

وقال رسولہ: بلّغوا عني ولو آیة

محترم مسلمانو!

دور حاضر جہاد پاکستان کیلئے سب سے مشکل دور ہے، عسکری مجاہدین جہاں بے خوابی اور تھکن کا شکار ہیں، وہیں شوریٰ کے اراکین و دیگر قائدین کیلئے جواسیس، ڈرون حملوں اور شیاطین سے پیچھا چھڑانا ناممکن سا ہوگیا ہے، اکمالاتی مجاہدین جہاں اقتصادی مشکلات سے جان چھڑا رہے ہیں وہیں انہیں روزانہ کی بنیاد پر ایک نئے مسئلے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس میں اقتصاد کو قابو میں رکھنا حد درجے تک مشکل ہوتا ہے، غرضیکہ! جہاد میں مصروف ہر شعبے کا رکن متعدد مشکلات کا مقابل ہے، تو اسی طرح اعلامی مجاہدین بھی ایک زنجیری مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں اور جب مشکلات کے باوجد بھی یہ آپکو مجاہدین کی کارروائیوں اور مختلف حالات سے آگاہ کررہے ہیں تو آپ سمجھئے کہ آپ کی آواز آپکے دشمن کے کانوں میں کٹک رہی ہے اور اسے پہنچانے والے آپکے اعلامی بھائی ہیں، اگر اعلامی مجاہدین آپکا ساتھ نہ دیں تو آپکی آواز، گولی، راکٹ لانچر اور زیادہ سے زیادہ میزائل کی آواز ہی رہ جاتی جسکی گونج چند سیکنڈ ہی سنائی دیگی اور بس... اور اس سے وہی فرد خبردار ہوسکتا ہے جس پر آپ نے فائر کی ہے، جبکہ اعلامی مجاہدین آپ کی فائر کی آواز انکے ایوانوں اور چھاؤنیوں میں بیٹھے شراب اور چرس کی چسکیاں لیتے افسران کے کانوں تک پہنچاتے ہیں جو آپکی قوم کو یہ یقین دلارہے ہیں کہ

اے مسلمان! تیرا کوئی پوچھنے والا نہیں

محترم قارئین!

اعلامی مجاہدین کئ فضیلتوں کے حامل ہیں، بس انہیں اس بات کا استحضار ہونا چاہئے کہ وہ بیک وقت دعوت وجہاد، جلب وجذب، امر بالمعروف ونہی عن المنکر جیسے ضروری اوامر سرانجام دے رہے ہیں اور وہ نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکی داعی امت سے مخاطِب اس آیت پر بھی عمل پیرا ہیں "یا أیھا الرسول بلّغ ما أنزل إلیک" وہ نبی آخر الزمان کے اس حدیث کی بھی تکمیل کر رہے ہیں "بلّغوا عني ولو آیة" اور وہ قصص بیان کرنے کی سنت کو بھی زندہ کرہے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں یوسف علیہ السلام سمیت کئی انبیاء علیہم السلام کے قصص بیان ہوئے ہیں اور یہ بیان کرنا بھی سید المجاہدین کی سنن میں سے ہے، میں اللہ تعالی سے مکمل طور پر پُر امید ہوں کہ یہ اعلامی مبارزین مقاتلین سے اجر میں بڑھ کر ہیں اگر یہ مخلص ہوں تو، دوسری وجہ انکی فضیلت کی یہ ہے کہ مسلم عوام جب تک مجاہدین کی سرگرمیوں سے واقف نہ ہوں تب تک وہ مجاہدین کیساتھ تعاون نہیں کرینگے، اگر انکو پتہ لگے کہ فلاں تنظیم کے مجاہدین دوسری تنظیموں کی بہ نسبت زیادہ سرگرم ہیں تو ایک تو وہ مالی معاونت بھی کرینگے اور دوسرا یہ کہ اگر کوئی جہادی صف میں آنا چاہے تو اسی تنظیم کیساتھ منسلک ہونگے جسکے مجاہدین کی خبروں سے وہ واقف ہوتے رہینگے اور اسی طرح دیگر حلقوں کے مجاہدین بھی آپکے پاس آتے رہیں گے اور یہ سب کام اعلامی مجاہدین کے سپرد ہے حتیٰ کہ وہ انکا راستہ ہموار کرنے میں بھی "شعبہ جلب وجذب" کا ہاتھ بٹاتے ہیں اور یہی کاوشیں آپکی کامیابی اور پیش قدمی کی کنجی ثابت ہوسکتی ہے، دوسری جانب عام طور پر دیکھا جائے تو آئی ایس پی آر کے انڈر چلنے والا نام نہاد آزاد میڈیا جو جھوٹ در جھوٹ، باطل در باطل اور جہل در جہل پھیلارہاہے، اسکا مقابلہ بھی اعلامی مجاہدین ہی کر رہے ہیں اور اسکے مقابلے میں وہ حق، سچ اور علمی و جہادی نشریات کرتے ہیں، دوسرے لفظوں میں کہا جائے تو حقیقت یہی ہے کہ آپکا وہ دشمن جو آپکو قتل کرنے کے درپے ہے وہ بھی آپکی بہادری اور آپکا کارنامہ دیکھنے آپکے اعلامی بھائی کی آواز کا منتظر رہتا ہے۔

آپ یاد رکھیں کہ ٹیکنالوجی کے اس دور میں ٹیکنالوجی سے جہاں پوری دنیا خوفزدہ ہے اور ہر طرف اسی کا واویلا ہے تو وہاں آپکا یہی اعلامی بھائی باوجود اسکے کہ اسے ہر لمحہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر دشمن نے میرا سراغ لگالیا تو وہ مجھے قتل کرنے میں وقت نہیں لگائے گا اور اس سے بڑھ کر بھی حیرت کی بات یہ ہے کہ اسے پتہ ہے کہ میں ہر وقت انکی نظر میں ہوں، ایک ساتھی (جو حزب الاحرار کے اعلامی کمیشن کا اہم رکن ہے) نے بتایا کہ میں ہمیشہ VPN استعمال کرتا ہوں اور ہر وقت موبائل کو اپڈیٹ کرتا رہتا ہوں تاکہ محفوظ رہوں، تو ایک بار ایسا ہوا کہ VPN کی جانب سے مجھے ایک میسج آیا کہ آپکی سم جسے آپ انٹرنیٹ کیلئے استعمال کر رہے ہیں وہ کسی (سائبر وغیرہ) کی نظروں میں ہے لہذا آپ احتیاط کیجئے، اسی طرح ہمیشہ سے مجاہدین کے اعلامی مراکز دشمن کا نشانہ بنے ہیں اور اب بھی انکی سب سے پہلی نظر انہی مراکز پر ہوتی ہے، تو یہ ان خطرات کا مشت نمونہ خروار ہے جو اعلامی مجاہدین کے سامنے آتے رہتے ہیں اور ان بھائیوں نے ان تمام خطرات کو الحمدللہ ہمیشہ سے لبیک کہا ہے اور کہتے رہینگے ان شاءاللہ، فقہاء لکھتے ہیں کہ جس عبادت میں تکلیف زیادہ ہو اس میں اجر بھی اتنا ہی ہوتا ہے تو اسے دیکھتے ہوئے یہ بھائی اجر میں بھی بڑھ کر ہیں۔

اعلامی مجاہدین جہاں دوسری خدمات سرانجام دے رہے ہیں وہاں وہ ایک اور سنت نبوی پر بھی عمل پیرا ہیں اور وہ ہے دشمن کے پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دینا، جیسا کہ غزوۂ احد میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں کفار نے

اعلان کیا کہ آپ شہید ہوچکے ہیں اور یہ خبر پھیل گئی جس سے مسلمانوں کے حوصلے پست ہونے لگے لیکن جواباً سالارِ دوجہاں نے آواز لگائی کہ میں زندہ ہوں، اور کفار کا سارا پروپیگنڈہ خاک میں ملادیا اور مسلمانوں کے حوصلے بھی بحال ہوئے، تو آج اعلامی مجاہدین بھی وہی سنت ادا کر رہے ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ بزدل دشمن آئے روز کسی نہ کسی قائد کی موت کی جھوٹی خبر چلاتا ہے اور میڈیا کو گرمانے کیلئے آئندہ حالات پر بھی منفی تجزیات پیش کرکے مجاہدین کے حوصلے خراب کرنا چاہتاہے اور پھر اسکے جواب میں مجاہدین کا اعلامیہ نشر ہوتا ہے جس سے مجاہدین کے حوصلے بحال ہوتے ہیں اور اب تو ماشاءاللہ حزب الاحرار کی ایک میڈیا ٹیم نے باقاعدہ ایک پروگرام کا آغاز بھی کیا ہے جس میں عام ساتھیوں کو سوالات پوچھنے کا موقع دیا جاتا ہے اور پروگرام میں آئے مہمان انکے سوالات کا جواب دیتے ہیں، جس میں جہاد پاکستان سے متعلق مختلف پہلوؤں پر بات ہوتی ہے اور مثبت و منفی نتائج و اثرات کی وضاحت کرکے ساتھیوں کے ذہن میں ایک مثبت کردار اور مثبت سوچ ڈالا جاتا ہے جس کے مجاہدین احرار کو کافی فوائد حاصل ہورہے اور خصوصا دشمن کے پروپیگنڈوں کو ننگا کرکے اسکا جواب دینا اس میں قابل ذکر ہے اور یہ اعلامی مجاہدین کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ ساتھیوں کو مایوس ہونے نہیں دے رہے بلکہ یوں کہا جائے کہ مجاہدین کا حوصلہ بڑھانے میں بھی اعلامی مجاہدین کا کافی کردار ہے۔

بعض ساتھی آج تک اس شک میں ہیں کہ میڈیا کو اتنی توجہ کیوں دی جارہی ہے؟ یہ سوال بھی ٹھیک ہے، ہر شخص ہر مسئلے سے واقف نہیں ہوتا اور ایسا سوال بھی عسکری ونگ کے ساتھی ہی کرتے ہیں جن کا جنگ کی دنیا کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہوتا، مورچہ پر پہرہ دینا یا کسی تعارض و گوریلہ حملے میں حصہ لینا ہی انکی مسؤلیت ہوتی ہے، تو انکے جواب میں عرض ہے کہ جناب والا! یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ستر فیصد جنگ میڈیا کی ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ آج تک مجاہدین جتنا بدنام ہوئے ہیں اور عوام کے دلوں سے انکی وقعت گئی ہے تو اسکی وجہ صرف اور صرف دجالی میڈیاہے، حالانکہ یہ وہی مجاہدین ہیں جنہوں نے چند سال پہلے امن کی مثال قائم کی تھی اور اس سبب سے وہ عوام کی نظروں میں بھی قدرداں تھے، اور اسکا جواب حملے سے نہیں بلکہ میڈیا کے ذریعے ہی دے سکتے ہیں، مثال کے طور پر: APS کا واقعہ ہے اسکو میڈیا نے کیسے پیش کیا ہے اور حقیقت کیا ہے اور میڈیا کے جھوٹ نے مجاہدین پاکستان کو کیا نتائج دیئے ہیں؟ سب واضح ہے، اب اسکا جواب زبان سے ہی دیا جاسکتا ہے اور دیاگیا ہے یا لال مسجد اور ظالم و جابر فوجی حکمران پرویز مشرف کا کیس لے لیں، اسکی حقیقت کیا ہے اور میڈیا کیا کہہ رہا ہے تو اسکا جواب آپ استشہادی حملہ کرکے بھی نہیں لے سکتے، ہاں! وہ انتقامی کارروائی ضرور ہے اور اسکے جہاد ہونے میں شک بھی انتہائی خطرناک ہے لیکن اس پروپیگنڈے کا جواب نہیں بلکہ بنے بنائے پروپیگنڈے کا جواب میڈیا والے ساتھی ہی دے سکیں گے۔

بعض ساتھی آج تک اس شک میں ہیں کہ میڈیا کو اتنی توجہ کیوں دی جارہی ہے؟ یہ سوال بھی ٹھیک ہے، ہر شخص ہر مسئلے سے واقف نہیں ہوتا اور ایسا سوال بھی عسکری ونگ کے ساتھی ہی کرتے ہیں جن کا جنگ کی دنیا کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہوتا، مورچہ پر پہرہ دینا یا کسی تعارض و گوریلہ حملے میں حصہ لینا ہی انکی مسؤلیت ہوتی ہے، تو انکے جواب میں عرض ہے کہ جناب والا! یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ستر فیصد جنگ میڈیا کی ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ آج تک مجاہدین جتنا بدنام ہوئے ہیں اور عوام کے دلوں سے انکی وقعت گئی ہے تو اسکی وجہ صرف اور صرف دجالی میڈیاہے، حالانکہ یہ وہی مجاہدین ہیں جنہوں نے چند سال پہلے امن کی مثال قائم کی تھی اور اس سبب سے وہ عوام کی نظروں میں بھی قدرداں تھے، اور اسکا جواب حملے سے نہیں بلکہ میڈیا کے ذریعے ہی دے سکتے ہیں

آخر میں تمام اعلامی مجاہدین کی خدمت میں عرض ہے کہ فتنوں سے بھرے اس دور میں وہ گناہ سے بچیں، مفتی تقی صاحب فرماتے ہیں کہ "انسان میں گناہ کرنے کی فطرت خوبخود ہوتی ہے اسے گناہ سے بچنے کیلئے اپنے آپ میں طاقت ڈالنی ہوگی" اب ایک ایسے موقع پر جہاں انسان سے بے اختیار آنکھ، کان اور زبان کا گناہ سرزد ہوا جارہاہے تو وہاں گناہ روکنے کا اجر بھی دوگنا ہوگا ان شاءاللہ، اور یہ خیال بھی رہے کہ آپ پر مصرف شدہ ایک ایک روپیہ بیت المال کا ہے جسکی بنیاد شہداء کا خون اور یتیموں کے آنسوں ہیں اور اسکا اگر پوچھا گیا تو جواب تو کیا شاید سارے جہاد پر پانی پھر جائے، یہ بات بھی زیر غور رہے کہ آپکا کام مجاہدین پاکستان کو متفق کرنے کا ہے اور آپ امت مسلمہ کے جوڑ کا سبب بنیں توڑ کا نہ بنیں، آپ سے ایک درخوات یہ بھی ہے کہ آپ اپنے سیاسی کمیشن کے اصولوں کے تحت لکھا کریں کیونکہ جہاد میں سیاست کا اہم کردار ہے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپکا قلم ایسا کام کرے کہ وہ آپکی سیاست پر پانی پھیردے اور آپ (خدانخواستہ) مجاہدین کو پہنچنے والے نقصان کا سبب بنیں، اور علمائے کرام سے درخواست ہے کہ وہ وقت اور جہاد کے اس عظیم شعبے کیساتھ تعاون فرمائیں اور انکی راہنمائی فرمائیں، یقین مانیں آپکی راہنمائی کی انکو اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ جسم کی روح کو اور اسکے ساتھ ساتھ عام لکھاری حضرات بھی انکیساتھ تعاون فرمائیں تاکہ دین کی اس عظیم خدمت میں آپ بھی حصہ دار بنیں۔

آخر میں تمام مجاہدین خصوصا اعلامی مجاہدین کیلئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انکی تمام تر تکالیف کو اپنے دربار عالی میں قبول فرمائے اور انکے تمام معاونین کو اللہ انکے برابر ماجور فرمائے اور رب کریم سے دعا ہے کہ انکی کاوشیں غزوۂ ہند کی کامیابی کا ذریعہ بنے، آمین۔

حزب الاحرار کے اغراض ومقاصد

حقوق:

پاکستان میں رہائش پزیر تمام اقوام پاکستان کے تمام وسائل کے مشترکہ حقدار ہیں اور پاکستان چونکہ چند مخصوص وڈیروں، جاگیرداروں اور فوجی بدمعاشوں کے چنگل میں مقبوض، ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق اور اسلامی کلچر کا دفاع مسلح جدوجہد کے بغیر ناممکن ہے۔

مجاہد کا اخلاص اور اللہ کی نصرت

طالب علم محمد عمران

میرے عزیز ساتھیو!

اعمال میں صحیح نیت کا بہت بڑا کردار ہے چونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

أَلَا لِلهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (الزمر:3)

ترجمہ: دیکھو! خالص عبادت اللہ تعالی ہی کے لئے (زیبا) ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (سورہ بینہ:5)

ترجمہ: اور ان کو تو یہی حکم ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کریں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو وہی کچھ ملتا ہے، جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت اپنی نیت کے اعتبار سے اللہ اور اس کی رسول کی طرف ہوگی تو (اجر اور قبولیت کے اعتبار سے بھی) اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کی اس نے نیت کی۔(بخاری۔مسلم)

اخلاص کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے عمل سے محض اللہ واحد کی قربت کا طالب ہو، اس لئے ابن القیم رحمہ اللہ مدارج السالکین میں فرماتے ہیں کہ اخلاص عمل کو اللہ واحد کی طرف پھیرنے اور اس سے قربت حاصل کرنے کا نام ہے، جس میں کوئی ریا ونمود زائل ہونے والے ساز و سامان کی طلب اور بناوٹ نہ ہو بلکہ بندہ صرف اللہ واحد کے ثواب کی امید کرے اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کی رضا مندی کا حریص ہو،

مفہوم: اس کی اہمیت اوراچھی نیت کا مقام بیان کیا ہے اور نیک عمل سے دنیا طلبی کی خطرناکی دنیا کی خاطر عمل کی قسمیں ریا کاری کی خطرناکی، اس کے انواع و اقسام عمل پر اس کے اثرات اور ریاکاری کے اسباب و محرکات نیز حصول اخلاص کے طریقے ذکر کئے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اخلاص نصرت و مدد، اللہ کے عذاب سے نجات، دنیا و آخرت میں بلندیِ درجات کا سبب ہے، مخلص انسان سے اللہ عزّوجل کی محبت اور پھر زمین و آسمان والوں کی محبت سے سرفرازی کا سبب اخلاص ہی بنتا ہے، یہ در حقیقت ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ودیعت فرمادیتا ہے، ارشاد ہے:

وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّـهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ (سورۃالنور:40)

ترجمہ: اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔

اور آخرت کے عمل سے دنیا طلبی تہ بہ تہ گھٹا؟ ٹوپ تاریکیاں ہیں، کیونکہ آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا کمال توحید کے منافی ہے اور وہ جس عمل میں شامل ہوتی ہے اسے برباد کر دیتی ہے۔

میرے مومن اور مجاہد بھائی!

اس بات پر ایمان اور یقین رکھنا چاہئے کہ ہمارا اصل مددگار صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے ،اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں جیساکہ خود کلام رب اس کی گواہی دیتا ہے:

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (آل عمران:126)

ترجمہ: اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔

ہمارے عملوں میں اخلاص کا فقدان ہے جو اللہ کی ناراضگی اور اس کی نصرت سے محرومی کا سبب بناہوا ہے، ہماری جدوجہد اور عمل میں اخلاص وللّٰہیت ہو تو نصرت الٰہی کا حصول ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: جہاد میں علمائے کرام کی ضرورت

ہماری کوتاہیوں سے آگاہ کرکے فتوحات کے مواقع فراہم کریں، دینی مدارس کے وہ طلباء کرام جو عام سالانہ تعطیلات کو موقع پر ہمارے حلقوں میں رفت و آمد جاری رکھتے ہیں ان کی حضور میں عرض ہیکہ انتہائی منظم اور محتاط انداز میں اپنی جہادی امور کو آگے بڑھائیں، کیونکہ مدرسے کے ایک طالب علم سے تو ایسی کسی حرکت کی توقع اگر چہ مشکل ہے لیکن طالب علم کے روپ میں ان مکار اداروں کا کوئی بندہ اس مبارک عمل میں آپ کی راہ میں حائل نہ بنے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا فضل اللہ ؒ کی شہادت اور مجاہدین کی ذمہ داری!

محترم مکرم مہمند صاحب (امیر حزب الاحرار)

الحمدللہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علیٰ عبادہ المصطفیٰ

اما بعد!

جہاد امتحانات و مشکلات کا نام ہے اور پھر جہاد پاکستان اس سے بھی بڑھ کر، گویا تمام امتحانات کا نچوڑ جہاد پاکستان میں ہی ہے جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن رہے ہیں، کم عمر بچوں اور خواتین کے جیل جانے اور بوڑھوں پر تشدد کے حالات میں مجاہدین پاکستان جہاں ایک طرف کمزور نظریئے کے مالک راستے سے ہٹ رہے ہیں وہاں دوسری طرف نوجوان استقامت کے پہاڑ کا نمونہ پیش کر رہے ہیں، ایسے پہاڑ کہ جن کے پیروں میں زنجیریں، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، جسم و دماغ پر تشدد ہے لیکن پھر بھی انہوں نے جبابرۂ وقت کو سرخ آنکھیں دکھاکر یہ ثابت کیا ہے کہ عمر کی روحانی اولاد اور خالد کے جنگجو آج بھی زندہ ہیں۔

حال ہی میں مجاہدین پاکستان پر ایک بڑا امتحان آیا ہے اور وہ صرف غم ہی نہیں بلکہ غم علی الغم کا شکار ہوئے ہیں، ایسے میں مجاہدین کو حوصلۂ صدیق سے کام لینا چاہئے، جہاد کی عظیم راہ میں جذبہ محدود اور حوصلہ پہاڑ جیسا ہونا چاہئے، اور ہمیں رائج الوقت سیاست یہی سبق دیتا ہے کہ ہم عزائم کو بلند رکھیں۔

مولانا فضل اللہ تقبلہ اللہ جہاد پاکستان کے سرکردہ رہنماؤں میں سے تھے اور انہوں نے اپنی دور امارت میں صف کو کافی سنبھالا لیکن انکی شہادت کا یہ مطلب نہیں کہ اب مجاہدین کے رہنما ختم ہوچکے ہیں اور یا انکا کام رک جائیگا بلکہ یہاں "لکل فرعون موسی" والی بات ہے، اگر ایک امیر اپنے مقصد کو پہنچنے میں کامیاب ہوگیا تو اب دوسرے کے پاس موقع ہے کہ وہ مجاہدین کو سنبھالے، اس بات سے انکار نہیں کہ مولانا جیسی شخصیت کی رحلت پر ماتم نہ منایا جائے لیکن مجاہدین کو بھی چاہئے کہ وہ دوسرے امراء کی بھی اطاعت کریں، موت نے تو پیغمبروں اور صحابہ کو نہ چھوڑا چہ جائے کہ ایک امیر ہمیشہ اپنے مامورین کیساتھ زندہ رہے۔

مولانا فضل اللہ صاحب ایک انتہائی نرم دل اور انتہائی تقوی دار انسان تھے، ناچیز کی ان سے پہلی ملاقات دو ہزار سات میں ہوئی تھی اور دو ہزار گیارہ میں دو ماہ تک ان کے ساتھ وقت بھی گزارا، جہاں میں انکے اعمال اور اللہ تعالی سے خوف سے انتہائی متاثر ہوا، عاجزی اور انکساری ان کے رگ رگ میں موجود تھی، وزیرستان اور خیبر ایجنسی میں بھی ان کے ساتھ کئ دن گزارے جہاں وہ اکثر مجھے اپنے بچوں کی طرح بلاتے اور نصیحت کرتے رہتے تھے، یقینا انکی شہادت کا سن کر جو دل کو درد پہنچا ہے ابھی تک کم نہیں ہوا، اللہ کو ایسے ہی لوگ پسند ہوتے ہیں، جن کا امتحان پورا ہوچکا ہوتا ہے ان کو اللہ تعالی اسی لئے تو اپنے پاس بلا لیتا ہے کہ وہ امتحان پر پورا اترے ہوئے ہوتے ہیں۔

میرے محترم مجاہدین ساتھیو!

ہم جس کام پر مکلف ہیں وہ ہے جدوجہد، اور یہ ہر کسی کا ذاتی معاملہ ہے کہ وہ کس نیت سے کب اور کتنی جدوجہد کررہا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ کس کیلئے جدوجہد کررہا ہے، اگر ہم اللہ کے دین کیلئے جدوجہد کرتے ہیں تو جب تک ہم ہیں تب تک جدوجہد ہے اور اگر کسی انسان یا دوسرے اغراض کیلئے کرتا ہے تو اسکے عارضی غرض حاصل یا اس سے بیزار ہونے پر وہ جدوجہد سے بیزار ہوسکتا ہے جو آخرت کیلئے انتہائی خطرناک ہے اور یہی وہ نکتہ جسکی وجہ سے یہ عظیم فریضہ پے درپے پیچھے آرہا ہے ، تو ہمیں ہماری نیت خالص کرنی چاہئے اور یہ ساری جدوجہد خالص اللہ کیلئے کرنی چاہئیں ، کسی فرد کی موت یا اسکا آنا جانا ہمارے جہاد کے خاتمے کا سبب نہ بنے اور نہ ہی ہم کسی سے متاثر ہوکر راستے سے ہٹیں۔

مولانا فضل اللہ صاحب ایک انتہائی نرم دل اور انتہائی تقوی دار انسان تھے، ناچیز کی ان سے پہلی ملاقات دو ہزار سات میں ہوئی تھی اور دو ہزار گیارہ میں دو ماہ تک ان کے ساتھ وقت بھی گزارا، جہاں میں انکے اعمال اور اللہ تعالی سے خوف سے انتہائی متاثر ہوا، عاجزی اور انکساری ان کے رگ رگ میں موجود تھی، وزیرستان اور خیبر ایجنسی میں بھی ان کے ساتھ کئ دن گزارے جہاں وہ اکثر مجھے اپنے بچوں کی طرح بلاتے اور نصیحت کرتے رہتے تھے، یقینا انکی شہادت کا سن کر جو دل کو درد پہنچا ہے ابھی تک کم نہیں ہوا، اللہ کو ایسے ہی لوگ پسند ہوتے ہیں، جن کا امتحان پورا ہوچکا ہوتا ہے۔

میں مولانا صاحب کی شہادت پر انکے اعزاء و اقرباء اور تمام چھوٹے بڑے ساتھیوں کو تسلی دیتا ہوں کہ وہ جس منزل کے خواہاں تھے وہ انہیں مل گئ، اور وہ بھی اپنے سابقہ امراء کیطرح ہی دشمن کے پیٹھ پیچھے کے وار سے شہادت کے رتبے پر فائز ہوئے، یقینا یہ ایک عظیم سانحہ ہے اور اسکے اثرات مجاہدین پر نہ چاہتے ہوئے بھی مرتب ہوسکتے ہیں، اللہ کرے کہ یہ اثرات مثبت ہوں،

مولانا صاحب کے بارے میں پشتو کا یہ شعر بہت ہی دل پر لگتا ہے:

"تیګه چې ماته شي نو کاڼي شکې زیاتې شي لا

ګمان مو څه دی؟ دا لوی غر چې شو د سوات مات"

ترجمہ: اگر پتھر ٹوٹ جائے تو کنکریاں اور ریت کے ذرے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہیں، تو کیا خیال ہے کہ اگر سوات کا ایک عظیم پہاڑ ٹوٹ جائے؟ یقینا مولانا صاحب کی شہادت پر مجاہدین کم نہیں بلکہ زیادہ ہونگے اور نظریاتی مجاہدین کبھی بھی حوصلہ ہاتھ سے جانے نہیں دینگے، ان شاءاللہ۔

میں مجاہدین امراء کو یہ پیغام دینا چاہونگا کہ وہ اگر جہاد پاکستان کی ترقی چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ انکے تمام امراء و دیگر مجاہدین "بیت اللہ محسود، حکیم اللہ محسود، خالد سجنا محسود، قاری حسین احمد محسود، قاری شکیل احمد حقانی، استاد فاتح اور مولانا فضل اللہ رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ" کا انتقام لینا چاہتے ہیں تو اسکا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے اتفاق واتحاد، اسکے علاوہ ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں ہے،

ہم جدوجہد اب بھی کرتے ہیں اور کرتے ہی رہتے ہیں لیکن اتفاق کا تو نام ہی دشمن کیلئے کافی ہے، اگر آپ اپنے اکابر اور باقی ماندہ مجاہدین کیساتھ وفا کرتے ہیں تو یقینا آپ اتفاق کیلئے مخلص ہونگے، میری تحریک کی نئی قیادت سے پوری توقع ہے کہ وہ مجاہدین پاکستان میں اتفاق و اتحاد کیلئے بھرپور کشش کریگی اور اسکے مثبت نتائج آئیں گے، ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

جب رسول اللہ ﷺ عمرہ قضاء کیلئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہؓ رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے یہ "رجزیہ" اشعار پڑھتے جارہے تھے:

"اے کافروں کی اولاد! رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ دو، بے شک مہربان اللہ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ:" بہترین قتل وہ ہے جو اس کی راہ میں ہو"(لہذا) ہم تم کو قتل کریں گے اس قرآن کی مراد(یعنی معانی واحکام) منوانے پر بھی، جیسا کہ ہم نے تم کو قتل کیا ہے اس کے نزول کے منوانے پر۔

(رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح؛ مجموع الزوائد:ج۶ص۱۴۷، فتح الباری لابن حجرؒ:ج۱۲ص۶۵)

ذرائع ابلاغ کے ذریعے کرنے والے کام!

- بلا شبہ حالات حاضرہ کو دیکھتے ہوئے ابلاغی مجاہد ایک بہت ہی اہم جہاد میں مصروف ہے جسکے لئے چند ضروری باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔
- مجاہدین کے بارے میں خبریں پھیلانا اوران کو نشر کرنا، ان حقائق کو سامنے لانا جن کو دجالی میڈیا مسخ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔
- اس عظیم جہاد کی قیادت کے پیغامات، چاہے وہ کافروں کو مخاطب کرکے دیئے گئے ہوں یا ہماری محبوب امت کے بیٹوں کے نام ہو، کو نشر کرنا، اس کام کے ذریعے مجاہدین اور امت مسلمہ کے درمیان رابطے کا وسیلہ بننا۔
- مجاہدین کا دفاع کرنا اور ان پر جو جھوٹ باندھے جا رہے ہیں ان کو ان سے ہٹانا۔
- عقیدہ توحید اور جہاد کو پھیلانا اور اس کی طرف دعوت دینا۔
- ان شبہات کو دور کرنا جو اس دور کے جہاد سے تعلق رکھتے ہیں اور ان تمام فتاوی کا رد کرنا جو درباری علماء کی طرف سے نشر ہوتے ہیں۔
- ہجرت اور جہاد پر ابھارنا۔
- انفاق فی سبیل اللہ پر ابھارنا۔
- مظلوموں کی مدد کرنا اور ان کے مسائل کو منظر عام پر لانا۔
- قوموں کو اُمت کے مسائل کے بارے میں آگاہی دینا اور ان کو اس طویل خوابِ غفلت سے جگانے کے لیے کام کرنا جس کا شکار وہ عرصہ دراز سے کافر میڈیا کے زیرِ اثر رہنے کی وجہ سے ہو گئے ہیں۔
- زندگی کے تمام شعبوں میں مغربی کافر کی تقلید سے چھٹکارا پانے کے لیے کام کرنا۔
- ذرائع ابلاغ کے ذریعے دشمنوں کے خلاف غزوات کی قیادت کی جائے، مختلف انواع کے اقدامی حملوں میں وسعت دینا جیسا کہ منظم طریقے سے ہیک (hack) کرنا وغیرہ۔
- دشمن کو شدید قسم کی نفسیاتی جنگ کے ذریعے پریشان کیا جائے تاکہ اس کے جذبات سرد ہو جائیں اور اسکا مورال گر جائے۔
- طواغیت کی حقیقت کو بے نقاب کیا جائے اور ان کا اور ان کے بنائے ہوئے قوانین کا انکار کیا جائے۔

(کتاب "ابلاغی مجاہد" سے اقتباس)

☆☆☆☆☆☆

جہاد کی غرض وغایت

جہاد کے حکم سے خداوند قدوس کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام کفار کو موت کے گھاٹ اتاردیا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اللہ کا دین دنیا میں حاکم بن کر رہے اور مسلمان عزت کے ساتھ زندگی بسر کریں اور امن و عافیت کے ساتھ خدا کی عبادت اور اطاعت کر سکیں، کافروں سے کوئی خطرہ نہ رہے کہ انکے دین میں خلل انداز ہو سکیں، اسلام اپنے دشمنوں کے نفس وجود کا دشمن نہیں بلکہ انکی ایسی شوکت وحشمت کا دشمن ہے کہ جو اسلام اور اہل اسلام کیلئے خطرہ کا باعث ہو۔

اقتباس از سیرت مصطفیٰ مولانا محمد ادریس کاندہلویؒ

☆☆☆☆☆☆☆

الیکشن سے نفاذ اسلام؟

(مولانا قاسم صافی صاحب)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

أم تحسب ان أکثرھم یسمعون أو یعقلون

ترجمہ: آیا آپ گمان کرتے ہو کہ اکثر لوگ (سماع قبول سے) سنتے ہیں یا وہ (اکثر لوگ) عقل رکھتے ہیں؟

اسلام کے نام نہاد علمبرداروں کو 2018 کے الیکشن میں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا اور انکی جمہوری توقعات پر توقع سے بڑھ کر پانی بہا تو ان سے گزارش ہے کہ اب جمہوریت چھوڑیئے، کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپکے ساتھ دھاندلی ہوئی ہے، کسی متعین شخص کو جان بوجھ کر جتوایا گیا ہے، اگر واقعی آپ کے ساتھ دھاندلی ہوئی ہے آپ کو آنے نہیں دیا گیا ہے اور آپکو آنے دیا بھی نہیں دیا جارہا اور آپ طاقت کا استعمال بھی نہیں کرسکتے، تو یہ باتیں آپکو مجبور کررہی ہیں کہ آپ اس راستے کو چھوڑدیں۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ اگر آپ کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ ہمارے ساتھ دھاندلی ہوئی ہے اور واقعی آپ ہار گئے ہیں تو آپ کو واقعی اکثریت نے ووٹ نہیں دیا ہے، آخر اس نظام کو چھوڑ ہی دیجئے کیونکہ آپ کو اس بار ووٹ کم ملے ہیں حالانکہ آپ پہلے کافی ووٹ حاصل کرتے آرہے ہیں تو اگلی بار اسے بھی کم ملیں گے اور اس سے اگلی بار اور بھی کم، اسی طرح ہر پانچ سال بعد آپ ذلیل ہوتے رہینگے کیونکہ جب ایک قوم کی اکثریت ستر سال سے اسلامی تہذیب کے بجائے مغربی تہذیب میں رہ رہی ہو اور ان کا رجحان فحاشی کی طرف ہے اور ان پر اسلامی ماحول کا کوئی اثر ہی نہ ہو، تو پھر کیسے آپ کو عوام اکثریت حاصل ہوسکتی ہے جب انہوں نے اسلام کا مزہ چکا ہی نہیں ہے، ان کو پتہ ہی نہیں کہ اسلام میں ہمارے لئے کونسے فائدے ہیں تو وہ کیسے آپکو کامیاب بنائینگے؟

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ جب ایک قانون انسانوں کے گھر میں بنایا گیا ہو اور پھر ایسے لوگوں نے بنایا ہو جو اسلام کو سرے سے مانتے ہی نہیں تو پھر وہ کیسے آپ کو آگے آنے دیں گے، آپ کیسے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہم اس قانون کے ذریعے اسلام لائیں گے حالانکہ شریعت مطہرہ نے اسلام لانے کا طریقہ کار متعین کیا ہے جسے آپ نے پس پشت ڈال دیا ہے۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ آپ نے نفاذ شریعت کیلئے جو راستہ اپنایا ہے یہ ایک غیر اسلامی راستہ ہے اس کے ذریعے اسلام لانا ناممکن ہے، شہید مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جبکہ اسلام ایک کامل دین ہے جس میں اس کے نفاذ کا طریقہ کار بھی موجود ہے، آپ کو اسلام کے نفاذ کیلئے اسلام کے ہی بتائے ہوئے طریقہ کار سے کیوں نفرت ہے؟

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ ہر دین کو تب تقویت ملتی ہے جب آپ اس دین کے اندر رہ کر اس کیلئے کام کریں، جیسے جمہوری طریقے سے صرف جمہوریت کو تقویت ملتی ہے اسلام کو نہیں، اسی طرح آپ اسلام کی نفاذ کیلئے ایک شرعی طریقہ کار اختیار کرلیتے تو اس میں جمہوریت کے بجائے اسلام کو تقویت ملتی، آپ کو تاریخ میں کبھی ایسی کوئی مثال نہیں ملے گی کہ کسی شخص نے اسلام سے نکل کر اسلام کی خدمت کی ہو، بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام ہمیشہ جہاد سے پھیلا ہے اور جہاد ہی اب تک کامیاب طریقہ کار چلا آرہا ہے، آپ بھی ایک دن اس میں کامیاب ہوتے اگر ظاہری کامیابی نہ بھی ملتی کم از کم اللہ کی رضا تو ملتی۔

> اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ جب حکومت میں نشست مل گئی تو پھر جمہوریت سے دفاع کرتے رہے، مدارس و مساجد بمبار ہوتے رہے، علماء شہید ہوتے رہے، اور تم خاموش بیٹھے رہے لیکن جب شکست ہوئی تو پھر جمہوریت کو نہیں اسلام کو شکست ہوئی اس لئے اب تم عوام کا اعتماد کھو چکے ہو۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ اس بار تو اسلام کے حدود کو مزید چیرتے ہوئے آپ نے ایک اور غیر شرعی راستہ بھی اختیار کیا اور تم نے امی عائشہ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن روافض سے اتحاد کیا لیکن اس بار بھی آپ ناکام رہے آخر کیوں؟ حالانکہ اس بار تو آپکے توقعات کے مطابق آپکو کو صدارت کی چوکی تک پہنچنا چاہئے تھا۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ ہم جو اس نظام سے باہر ہیں اجتماعی طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ کفار کے اس بنائے ہوئے نظام میں وہی کامیاب ہوتا ہے جو یہود و نصاریٰ کا وفادار ہو؟ تو آپ کو بیسوں دفعہ شکست کے باوجود بھی کیوں جمہوریت سے امید ہے حالانکہ آپ اس میں سات سے زائد عشرے گزار چکے ہیں۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ اب عوام کا بھی تم پر اعتماد ختم ہوچکا ہے، تم نے اپنی شکست کو اسلام کی شکست قرار دیدیا لیکن پھر بھی تم ہار گئے، اگر آپ کی بات واقعی سچ ہوتی تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکستانی عوام بالکل اسلام چاہتے ہی نہیں حالانکہ پاکستان میں اکثریت آبادی مسلمانوں کی ہے لیکن حقیقت یہ

ہے کہ پاکستانی عوام کو معلوم ہے کہ تم اپنے دعووں میں جھوٹے ہو اور تم اسلام کے رہنما نہیں ہو، آپ ایک بار لوگوں سے نظام خلافت لانے وعدہ کریں پھر جہاد نہ سہی آپ تماشہ کریں کہ اسی ووٹ سے آپ کیسے جیتتے ہیں، لیکن ان کو پتہ ہے کہ اسلام کے دعویدار بھی اسی نظام کو چلائیں گے جو دوسری پارٹیاں چلاتی ہیں فرق اتنا ہے کہ تم نے اب تک اسلام کے نام پر لوگوں کو زیادہ دھوکے دیئے ہیں اور دوسری پارٹیوں نے صرف دنیوی لالچ دی۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ جب سے جمہوریت نامی قانون نے سر اٹھایا ہے اسلام کو کبھی ترقی نصیب نہ ہوئی بلکہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی قوت کو مزید تقسیم کر گیا، مسلمانوں کے درمیان سرحدات جو اصل میں وطن پرستی اور بے اتفاقی کے لکیریں ہیں، کھینچ لی گئیں اور اب عالم کفر مسلمانوں کو ایک ایک کرکے ماررہے ہیں جبکہ سرحد کے اس پار والے صرف تماشہ ہی کرتے ہیں۔

اب جمہوریت چھوڑیئے: کیونکہ جب حکومت میں نشست مل گئی تو پھر جمہوریت سے دفاع کرتے رہے، مدارس و مساجد بمبار ہوتے رہے، علماء شہید ہوتے رہے، اور تم خاموش بیٹھے رہے لیکن جب شکست ہوئی تو پھر جمہوریت کو نہیں اسلام کو شکست ہوئی اس لئے اب تم عوام کا اعتماد کھو چکے ہو۔

پس معلوم ہوا کہ جمہوریت جو کہ ایک مغربی اور انسانوں کا بنایا ہوا قانون ہے اس کے ذریعے صرف کفر ہی مضبوط ہوسکتا ہے اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، خدا کیلئے اب آپ اپنی کرسیوں کیلئے مزید اسلام کا بیڑہ غرق نہ کریں اور آیئے اسلامی قوانین کے مطابق اسلام کیلئے جدوجہد کریں، آپ غور کریں یہی جمہوریت جو میرے آپ کے ملک میں نافذ ہے اس کی تنفیذ کیلئے انگریزوں نے کونسا راستہ استعمال کیا؟ ووٹ یا اسلحہ؟ انہوں نے تو بر صغیر پر بارود کی طاقت سے یہ قانون نافذ کیا ہے، اگر الیکشن ہی ایک کامیاب راستہ تھا تو پھر انہوں نے کیوں الیکشن نہیں کروایا؟ اتنے سارے مسلمانوں کو کیوں قتل کیا گیا؟ حیرت تو یہ ہے کہ جنہوں نے یہ قانون بنایا ہے وہ خود تو اس کی تنفیذ کیلئے اسلحے کا استعمال کریں، ان کو خود اپنے نظام پر اعتماد نہیں ہے، لیکن ہم ان کے کہنے پر مسلح جہاد جو کہ اسلام میں فرض ہے، چھوڑ دیں اور ان کا بتایا ہوا راستہ جو محض ایک دھوکہ ہے اس کو اپنائیں؟

فإنالله وإنااليه راجعون

یہاں شاعر مشرق کا ایک شعر یاد آیا؛

اس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
ہے جس کے تصور میں فقط بزم شبانہ
لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازہ تجدید
مشرق میں ہے تقلید فرنگی کا بہانہ

وما علینا الا البلاغ

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛
آخری زمانے میں ایسے حکمران آئیں گے جو ظالم ہوں گے اور ان کے وزراء فاسق ہوں گے اور قاضی خائن ہوں گے اور ان کے علماء "جھوٹے" ہوں گے۔ سو تم میں سے جو ایسا وقت پائے وہ ہرگز کوئی ناظم یا سپاہی یا محصولات وصول کرنے والا نہ بنے۔

(الطبرانی فی الصغیر والأوسط؛ مجمع الزوائد: ج؛5؛ ص،۲۳۳)

حضرت ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آئندہ ایسے حکمران ہوں گے جن کے ارد گرد حاشیہ برادر اور حاضر باش لوگ منڈلاتے رہیں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے۔ جو کوئی ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم میں معاونت کی تو نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں اور جو نہ گیا ان کے پاس اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم میں ان کی معاونت کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(مسند احمد و ابویعلی، مجمع الزوائد ج؛5؛ ص؛246)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"فمن عدل عن الكتاب قوم بالحديد، ولهذا كان قوام الدين بالمصحف والسيف۔ وقد روى عن جابر بن عبدالله رضی اللہ عنہ، قال: "أمرنا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أن نضرب بهذا" يعنى السيف عدل من هذا يعنى المصحف"

(السياسيةالشرعيه: باب كيفية معرفة الأصلح فى الولاية، ص 19)

" پس جو شخص کتاب اللہ کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کرے، اُسے لوہے (یعنی تلوار) سے سیدھا کیا جائے، اس لئے کہ دین کا قیام، دین کی مضبوطی اور پائیداری کتاب اللہ اور شمشیر سے ہوتی ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں رسول ﷺ نے حکم دیا ہے: "أن نضرب بهذا" یعنی تلوار سے اُسے ماریں جو قرآن سے منہ موڑے۔

اب ہمارے لئے یہی راہ عمل رہ گیا ہے کہ:

الیکشن، ممبری، کونسل، صدارت
بنائے خوب آزادی کے پھندے
اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

اور یہ کہ:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشم

غزوہ ہند کے گرم محاذوں سے!

مرکزی امور حرب کمیشن

آپریشن ابن قاسم کی سہ ماہی رپورٹ

- 24/اپریل/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز فدایان نے بلوچستان کے شہر کوئٹہ کے مغربی بائی پاس کے قریب ایف سی کے ٹریننگ سینٹر میں داخل ہوکر ہجومی استشہادی حملہ سر انجام دیا جس میں درجنوں ظالم اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، الحمدللہ علیٰ ذلک، اور فدایان اسلام بھی شہادت نوش کرگئے۔

- 2/اپریل/2018ء

حزب الاحرار کے استشہادی مجاہد نے کوئٹہ میں ایئرپورٹ کے قریب غدار پولیس کی گاڑی کو نشانہ بنایا جس میں پانچ پولیس اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 24/اپریل/2018ء

کرم ایجنسی کی تحصیل علی زئی میں حزب الاحرار کے شیر صفت مجاہدین نے ایف سی کی ایک پوسٹ کو کامیابی سے نشانہ بنایا، حملے میں آر پی جی سیون سمیت ہلکے و بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 26/اپریل/2018ء

حزب الاحرار کے شیر صفت مجاہدین مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں واقع ناپاک آرمی کے پوسٹوں پر حملہ آور ہوئے جس میں چھ اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے اور مجاہدین بحمد اللہ محفوظ رہے، یاد رہے کہ دجالی میڈیا کی تین مجاہدین کی شہادت والی خبر جھوٹ پر مبنی ہے۔

- 29/اپریل/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے میٹ میں ناپاک آرمی کے چیک پوسٹ پر حملہ کیا، حملے میں آر پی جی سیون اور جی ایل سمیت دیگر ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا اور چیک پوسٹ آگ کی لپیٹ میں آگیا، جس میں متعدد ناپاک آرمی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 2/مئی/2018ء

حزب الاحرار کے مائن ماسٹرز نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے قندہاری مرزاخیل گاؤں میں ایک مائن نصب کیا، جسکو ناکارہ بناتے ہوئے ناپاک فوج کے بم سکواڈ کے دو اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوگئے، للہ الحمد۔

- 3/مئی/2018ء

اللہ کی خصوصی فضل وکرم سے حزب الاحرار کے جانباز فدائی جوان نے اٹک میں سرکاری اہلکاروں کی گاڑی کو کامیابی سے نشانہ بنایا جس میں واہ فیکٹری کے دسیوں ملازمین ہلاک و زخمی ہوگئے ، الحمد للہ۔

- 3/مئی/2018ء

بنوں کے علاقے ایف آر جانیخیل میں حزب الاحرار کے شاہینوں نے ناپاک آرمی کی گاڑی کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار تمام اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے، الحمدللہ۔

- 6/مئی/2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں واقع ناپاک آرمی کے پوسٹ کو ایک گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا، جس میں پانچ آرمی اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں، جبکہ مجاہدین ساتھی بحمد اللہ اپنے محفوظ مقامات کو لوٹ گئے۔

- 7/مئی/2018ء

حزب الاحرار کے بہادر مجاہدین نے باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوی ماموند، گبری سر میں ناپاک آرمی کے باڑ لگانے پر مامور اہلکاروں پر حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوگئے، الحمدللہ۔

- 8/ مئی/ 2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے علاقے سروبی میں حزب الاحرار کے مائن ماسٹرز نے ناپاک آرمی کی گشتی پارٹی کی ایک گاڑی کو مائن کے ذریعے اڑایا جس میں چاروں آرمی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 8/ مئی/ 2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل خیسور میں مجاہدین احرار پر ایک مائن بلاسٹ ہوا جس میں ساتھی اللہ کے خصوصی فضل سے محفوظ رہے۔

- 8/ مئی/ 2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے میٹ میں احرار شاہینوں نے ناپاک آرمی کو انکے پوسٹ کے قریب ہی ایک گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا۔

- 8/مئی/2018ء

مہمند ایجنسی کی وادئ سوران میں واقع ناپاک آرمی کے پوسٹوں پر مارٹر گولے فائر کئے گئے ، مذکورہ دونوں حملوں میں چھ آرمی اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں، الحمدللہ۔

- 10/مئی/2018ء

حزب الاحرار کے جانبازوں نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے "املوکو ٹوپ" کے مقام پر ناپاک فوج پر گوریلہ حملہ کیا، حملے میں ایک آرمی اہلکار کے ہلاکت کی اطلاع ہے، جبکہ فوج کو مالی نقصان بھی پہنچا ہے، الحمد للہ۔

- 11/مئی/2018ء

حزب الاحرار کے سنائپر ماسٹر نے مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے انارگی میں آرمی کے ایک اہلکار کو سنائپر کے ذریعے نشانہ بنایا جو موقع پر ہی ہلاک ہوگیا، الحمدللہ

- 13/ مئی/ 2018

شمالی وزیرستان، تحصیل شوال کے علاقے زوئے میں حزب الاحرار کے مجاہدین نے گھات لگاکر فوجی گاڑی کو نشانہ بنایا جس میں سوار تین اہلکار ہلاک ہوگئے اور گاڑی مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنی، الحمدللہ۔

- 17/ مئی/ 2018ء

حزب الاحرار کے استشہادی مجاہد روح الامین عرف قاری عثمان تقبلہ اللہ نے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع نوشہرہ کے علاقے کچہری چوک کے قریب برطانوی غلام ایف سی کی گاڑی پر مبارک استشہادی حملہ سرانجام دیا، گاڑی میں موجود تمام اہلکار ہلاکت کا نشانہ بنے اور استشہادی مجاہد بھی اپنے عظیم مقصد کو پہنچ گئے، نحسبہ کذلک واللہ حسیبہ۔

- 29/مئی/2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے کوز چرکنڈ میں خاصہ دار فورسز کے نئی بننے والی چوکی کو مائنز کے ذریعے نشانہ بنایا جسکے نتیجے میں تین اہلکار ہلاک ہوئے اور چوکی مکمل طور پر خاکستر ہوگئی، الحمدللہ علیٰ ذلک۔

- 31/ مئی/ 2018ء

حزب الاحرار کے چاق و چوبند دستے نے مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے تورخیل میں ناپاک فوج کے پوسٹ کو گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا، جس میں متعدد آرمی اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں تاہم مجاہدین بحمداللہ اپنے محفوظ مقامات کو پہنچ گئے۔

- 2/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے گھات لگائے جانبازوں نے شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے رزمک روڈ پر سروبی کے علاقے میں سیکیورٹی فورسز کی گاڑی کو انتہائی قریب سے نشانہ بنایا، حملے میں گاڑی مکمل طور پر آگ کا ایندھن بنی اور اس میں سوار چار اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے، الحمدللہ۔

- 2/ جون/ 2018ء

مجاہدین احرار نے باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگئی کے علاقے برہ کمانگرہ میں ناپاک فوج کے پوسٹ کو ایک زبردست تعارضی حملے کا نشانہ بنایا، جس میں ناپاک فوج کے متعدد اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے اور مجاہدین اللہ کی مدد سے بحفاظت اپنے مراکز کو لوٹ گئے، الحمدللہ۔

- 2/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہد نے کراچی کے علاقے نادرن بائی پاس کے قریب رینجرز کی چوکی پر دھاوا بولا اور خوب لڑنے کے بعد موقع پاتے ہی مبارک استشہادی جیکٹ کو بلاسٹ کیا، حملے میں متعدد رینجرز اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے ہیں اور استشہادی مجاہد بھی باری تعالیٰ سے جا ملے۔

- 3/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے جانبازوں نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے چرتنہ میں ناپاک آرمی کے پوسٹ کو گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا، جسکے نتیجے میں تین اہلکار زخمی ہوگئے ہیں، الحمدللہ۔

- 4/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے سنائپر شوٹرز نے باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقے سپری میں ناپاک آرمی کے تین اہلکاروں کو فائر کرکے زخمی کردیا جن میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔

- 4/ جون/ 2018ء

باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقے سپری میں پوسٹ کیلئے پانی لے جانے والے ناپاک آرمی کے دو اہلکاروں کو سنائپر کے ذریعے موت کے گھاٹ اتاردیا گیا جسکی تلاش میں گھومنے والے دیگر اہلکاروں کی چیخیں بھی سنی گئیں۔

- 6/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے جانبازوں نے مہمند ایجنسی کی وادئ سوران میں واقع "دری سری" نامی پوسٹ کو گوریلہ حملے کا نشانہ بنایا، جس میں ناپاک آرمی کا ایک اہلکار ہلاک ہوگیا، الحمدللہ۔

- 6/ جون/2018ء

مہمندایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے علینگار میں حزب الاحرار کے جانبازوں نے خاصہ دار فورسز کے صوبیدار شیر علی کو گرفتار کرکے مختصر تفتیش کے بعد قتل کردیا ہے، الحمد للہ۔

- 11/ جون/ 2018ء

مہمند ایجنسی کی وادئ سوران میں واقع "دری سری" نامی پوسٹ پر حزب الاحرار کے مجاہدین نے حملہ کیا، حملے میں فوج کو پہنچنے والے نقصان کی دقیق معلومات نہ ہوسکیں تاہم مجاہدین مکمل طور پر محفوظ ہیں، الحمدللہ۔

- 15/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے شاہینوں نے مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے شندرہ میں

واقع ناپاک کے "مناری" نامی پوسٹ کو ایک تیز حملے کا نشانہ بنایا، حملے میں دفاعی مجاہدین نے ناپاک آرمی کے دفاعی اہلکاروں کو گھات کا نشانہ بھی بنایا جس میں پانچ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور ایک مجاہد ساتھی بھی معمولی زخمی ہوئے۔

- 16/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے سربکف مجاہدین نے شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں ناپاک آرمی کے تین اہلکاروں کا اس وقت شکار کیا جب وہ اپنے پوسٹ کیلئے پانی لے جارہے تھے، جسکے نتیجے میں تینوں اہلکار موقع پر ہلاک ہوگئے، الحمدللہ۔

- 17/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے شاہینوں نے مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے؛ درہ میں ناپاک آرمی کے ایک پوسٹ کے قریب بیٹھے اہلکاروں پر دھاوا بولا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 18/ جون/ 2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے بیٹی میں واقع ناپاک آرمی کے پوسٹ پر احرار شاہینوں نے حملہ کیا، جس میں موصولہ اطلاعات کے مطابق دو اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں۔

- 18/ جون/ 2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے شیخ بابا میں باڑ لگانے پر مامور اہلکار ایک گوریلہ حملے کا نشانہ بنے جس میں تین اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 19/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے جانباز مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے "شیخ بابا" میں ناپاک آرمی کے اہلکاروں کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ باڑ لگانے میں مصروف تھے جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 21/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے "شیخ بابا" میں ناپاک فوج کے باڑ لگانے والے عملے پر بے خبری میں اچانک ایک کامیاب حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو اہلکار موقع پر ہلاک ہوئے. جن کی لاشیں دشمن تاحال میدانِ جنگ سے نہ اٹھا سکی۔

- 25/ جون/ 2018ء

حزب الاحرار کے جانباز شاہینوں نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے تین پوسٹوں "تڑو سر، املوکو ٹوپ اور مرغانو کمر" پر ایک تعارضی حملہ انجام دیا، حملے میں mm82 سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا اور اس میں ناپاک فوج کے چھ اہلکاروں کے ہلاک و زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں تاہم مجاہدین اللہ کی مدد سے محفوظ مقامات کو پہنچ گئے ہیں، الحمدللہ۔

- 2/ جولائی/ 2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے قندہاری " قیوم آباد" میں ناپاک فوج کو مائن کے ذریعے نشانہ بنایا جس میں ایک اہلکار موقع پر ہلاک ہوگیا، الحمد للہ۔

- 2/ جولائی/ 2018ء

مہمند ایجنسی کی وادئ سوران میں مجاہدین نے ناپاک فوج پر ایک زبردست گوریلہ حملہ کیا جس میں دھشکہ اور آر پی جی سیون سمیت ہلکے ہتھیاروں کا استعمال کیا گیا، جس میں تین اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

- 2/ جولائی/ 2018ء

شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی میں ناپاک آرمی کی گاڑی حزب الاحرار کے مائن ماسٹر ز کے ہاتھوں بچھائے مائن سے ٹکراگئی، عینی شاہدین کے مطابق گاڑی میں سوار دو اہلکار ہلاک اور چھ زخمی ہوئے جبکہ گاڑی مکمل تخریب کا نشانہ بنی، الحمدللہ۔

- 9/ جولائی/ 2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی کے علاقے بیدمنئ میں ناپاک آرمی کے اہلکار پہلے سے نصب شدہ دو مائنز کا نشانہ بنے، اطلاعات کے مطابق حملوں میں تین اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے، الحمدللہ۔

- 15/جولائی/2018ء

مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی میں واقع سلالہ نامی مشہور چیک پوسٹ کے قریب احرار شاہینوں نے ناپاک آرمی کے اہلکاروں کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ باڑ لگانے میں مصروف تھے، حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں تاہم مجاہدین مکمل طور پر محفوظ ہیں، الحمدللہ۔

- 17/جولائی/ 2018ء

حزب الاحرار کے مجاہدین نے شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں گھات لگاکر ایک فوجی گاڑی کو نشانہ بنایا، گاڑی میں سوار دو اہلکار ہلاک ہوگئے اور مجاہدین بحفاظت لوٹنے میں کامیاب ہوگئے، الحمدللہ علیٰ ذلک۔

☆☆☆☆☆☆

حزب الاحرار کے اغراض ومقاصد

قیدی:

وطن عزیز کے اندر وہ لوگ جو اسلامی نظریے کی وجہ سے قید ہوئے ہیں یا ان کو جانی و مالی نقصان پہنچایا گیا ہے، ان کو قید سے چھڑانا، نقصانات کا ازالہ اور مخالفین کا محاسبہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

عسکری سیاست نامہ

یاسر شیرازی کے قلم سے

نواز شریف کو دل کی تکلیف پمز اسپتال میں داخل، خبر
مشرف کو کمر میں تکلیف ہوئی تھی، جمہوری اور غیر جمہوری میں یہی فرق ہوتا ہے

ہم اسمبلیوں میں بیٹھیں گے، مولنا فضل الرحمٰن مان گئے
افسوس کہ اس بار آپ اسمبلی میں نہیں بیٹھ سکیں گے

بھارت سے اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں، عمران خان
خبردار! یہی بات تو نواز شریف کو بھی لے ڈوبی
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

دو ہزار اٹھارہ کے انتخابات تاریخ کے شفاف ترین انتخابات تھے، الیکشن کمیشن
ہاں بالکل! اتنے شفاف طریقے سے پہلے کسی لاڈلے کو نہیں جتوایا گیا

گجرانوالہ کی تمام قومی اور صوبائی اسمبلی کے سیٹوں پر پی ٹی آئی کو شکست، خبر
عمران خان نے جی ایچ کیو کو وہاں کے کور کمانڈر کی نا اہلی کا شکوہ پہنچا دیا ہے، آئندہ الیکشن میں ایسا نہیں ہوگا

یہ پہلا الیکشن ہے جس میں تمام پولنگ سٹیشنز میں انتخابی مواد مکمل تھے، بابر یعقوب سیکرٹری الیکشن کمیشن
نہ صرف مکمل بلکہ تصدیق شدہ بیلٹ پیپرز اضافی بھی تھے

نئے پاکستان میں پیسہ میٹرو پر نہیں بلکہ واقعی انسانوں پر لگایا جا رہا ہے، عمران خان
بالکل ٹھیک! آخر آزاد امیدوار بھی انسان ہیں

نیوزی لینڈ کرکٹ ٹیم کا پاکستان میں کھیلنے سے انکار، خبر
پتہ نہیں یہ کفار ہماری پاک فوج کے امن والے بیانات پر کیوں یقین نہیں رکھتے

دھشت گردوں نے الیکش کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی، آئی ایس پی آر
اس لئے کہ آپ الیکشن میں مصروف تھے

قوم کو پاک آرمی سے محبت ہے آرمی چیف
انڈین فلموں سے محبت کا بدلا دینا سیکھو جبری گمشدگیاں محبت کا بدلہ نہیں

فوج کے افسران سال کے آخر تک اپنے پرائیویٹ کاروبار ختم کروائیں - چین
یہ ہوتی ہے پاک فوج کے ساتھ تعلقات خراب کرنے کی یہودی سازش
☆☆☆☆☆☆

آئی ایس پی آر کی جانب سے متوقع خبریں

جدید ٹیکنالوجی کے تحت ٹوٹی کمر کی سرجری کرکے ملک میں حملے کیے جاسکتےہیں. آئی ایس پی آر

دہشتگردوں کی کمر ٹوٹی نہیں بلکہ تھوڑا فریکچر تھاجواب ٹھیک ہوگیا ہے. آئی ایس پی آر

دہشتگرد چونکہ ختم ہوچکے ہیں اب انکے روبوٹ آکر حملے کر رہے ہیں. آئی ایس پی آر

بلوچستان چونکہ پاکستان سے باہرہےاسلئے وہاں حملہ ہونا کوئی بات نہیں. آئی ایس پی آر

ملکی میڈیانے ہمارےوقار کوسنبھال رکھاہےورنہ کچھ خاص باقی نہیں ہے. آئی ایس پی آر

دہشتگرد مرچکے ہیں اب حملے انکے بھوتوں پر کیے جارہے ہیں. آئی ایس پی آر

پاکستان میں حملے را اور موساد کرارہے ہیں آئی ایس آئی کا کام تو طالبان کے حملے روکنا ہے. آئی ایس پی آر

حملوں میں غیر ملکی ملوث ہیں اور غیر ملکیوں سے ہمارا کیا لینا دینا؟آئی ایس پی آر

الیکشن سے فوج کا کوئی لینا دینا نہیں بلکہ صرف ووٹرز کا ہاتھ پھیرنا ہے. آئی ایس پی آر

فوج حکومت کے کاموں میں نہیں بلکہ کارناموں میں مداخلت کر رہی ہے. آئی ایس پی آر

راؤ انوار کو سزا دینا اس لئے غلط ہے کہ وہ کسی کالعدم تنظیم سے وابستہ نہیں آئی ایس پی آر

کسی بھی خطرے کے پیش نظر فوج نے ملک کو آڑے ہاتھوں لے لیا ہے. آئی ایس پی آر

ہمارا کام ان لوگوں کو ٹارگٹ بنانا ہے جن پر قتل کے شکوک ہوں، یقین ہو تو ضمانت ہی کافی ہے. آئی ایس پی آر

فوج سیاست میں مداخل نہیں لیکن محب وطن پارٹی کو حکمران بنانا تو انکا حق بنتا ہے. آئی ایس پی آر

☆☆☆☆☆☆☆☆

حزب الاحرار کے اغراض ومقاصد

ایمان: ہم اللہ تعالی اور محمد ﷺ اور اس کی کتاب قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں اور ان پر ایمان رکھنے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

نظریہ پاکستان: وطن عزیز چونکہ خالص اسلامی نظریہ کی بنیاد پر بنا ہے اور اسلامی قانون نافذ کرنے کیلئے ہندوستان کے مسلمانوں نے قربانیاں دی تھیں، اس لئے اسلامی قانون کو پاکستان کا اساسی وبنیادی قانون بنانا ہمارا مقصد ہے۔

تعلیم: اسلام چونکہ مردوخواتین کو تعلیم کا حکم دیتا ہے اس لئے مردوخواتین کے دینی وعصری تعلیم کے قائل ہیں۔

عوام: ہم پاکستانی شہریت کے حامل ہیں اور خود ان (پاکستانی عوام) کے بچے بھائی ہیں اس لئے ہر وہ کام جس سے بے گناہ عوام پریشان ہوجائیں یا ان کو نقصان پہنچے اس سے پرہیز کرتے ہیں، ہماری جدوجہد صرف ان لوگوں کے خلاف ہے جو ہمارے ساتھ براہ راست جنگ میں ملوث ہوں۔

قیدی: وطن عزیز کے اندر وہ لوگ جو اسلامی نظریے کی وجہ سے قید ہوئے ہیں یا ان کو جانی ومالی نقصان پہنچایا گیا ہے، ان کو قید سے چھڑانا، نقصانات کا ازالہ اور مخالفین کا محاسبہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اتحاد: پاکستان کے اندر اسلامی نظام اور اپنے حقوق کیلئے لڑنے والے تمام جبہات، قوموں اور تنظیموں کو ہم اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ ہر معاملے میں اتفاق واتحاد اور مل کر جدوجہد کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔

فلاحی امور: وطن عزیز کے اندر صحت، تعلیم اور ہر طرح کے فلاحی امور کی ضرورت ہے، اس لئے ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کسی بھی فلاحی کام کے مخالف نہیں ہیں اور حتی الوسع فلاحی امور میں تعاون کرتے ہیں۔

حسن سلوک: اسلام چونکہ غیر مسلموں اور پڑوسیوں کے ساتھ بہترین سلوک کا درس دیتا ہے، اس لئے جو پڑوسی ممالک یا وہ غیر مسلم جو ہمارے ساتھ جنگ میں ملوث نہ ہوں، ہم ان کے ساتھ انسانی اور اسلامی رویہ کے قائل اور خواہاں ہیں۔

محاکمہ: وطن عزیز کے اندر بدمعاش فوج کی جانب سے سوات کے رہنے والوں، قبائل، مہاجروں، بلوچوں، مدارس کے طلبہ، مجاہدین اور عام شہریوں پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں، ہم ان کا انتقام اور قاتلوں کا محاکمہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

حقوق: پاکستان میں رہائش پزیر تمام اقوام پاکستان کے تمام وسائل کے مشترکہ حقدار ہیں اور پاکستان چونکہ چند مخصوص وڈیروں، جاگیرداروں اور فوجی بدمعاشوں کے چنگل میں مقبوض ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق اور اسلامی کلچر کا دفاع مسلح جدوجہد کے بغیر ناممکن ہے۔

تنازعات: پاکستان کے تمام متنازعہ خطے اور متنازعہ معاملات جو فوج کے پیدا کردہ ہیں ہم ان میں فوج کے موقف کے مخالف ہیں اور کسی بھی متنازعہ امر میں وہاں کے مقامی باشندوں کی رائے کو مقدم سمجھتے ہیں۔